

اردو قواعد کی تدوین کے اصول

مقالہ

جسے ڈاکٹر نیر اقبال نے

ڈی لٹ کی ڈگری کے لیے

شعبہ اردو

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

کو پیش کیا



T3086

T. 3086

پہلی لفظ

تعمید

باب اول

باب دوم

باب سوم

باب چہارم

جملہ

قواعد پہ کا تصور

معمولی ساختہ

بیرونی ساختہ

لفظی اور غیر لفظی عناصر

۱- اسم

۲- فعل



### • پیش لفظ •

اردو زبان میں قوافل نویسی کی تاریخ بڑی طویل ہے۔ لیکن اس کے باوجود ابھی تک صرف چند ہی قوافل بنی اسے سامنے آسکتی ہیں جو کسی بھی اعتبار سے زبان کے طالب علم کے لیے مفید ہو سکتی ہیں۔ روایتی طریقوں میں کیا حال قوافل عربی طریقہ کے مطابق لکھی گئی ہیں اور باقی اردو کی قوافل اردو روایتی انداز پر تصنیف ہوئی ہیں۔ اس کے بعد جدید قوافل، قوافل میں نویسی طریقہ کو اپنا کر کسی بھی قوافل نویسی نے اردو قوافل، اصولوں کو منضبط نہیں کیا ہے اور نہ ہی تفصیلی نثری طریقہ کے مطابق کوئی قوافل لکھی گئی۔

جدید تصانیف میں سولہ جہانگیر کا اردو نعل کا مطالعہ خاصا اہم ہے اس میں انہوں نے کسی بھی دوسری قوافل مطالعہ کے ماڈل کو نہیں اپنایا ہے بلکہ تمام نعلی معنائی ساختوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اور ان کے سوانحی اظہار کا احاطہ کیا ہے۔ ان کا مطالعہ بہت ہی دقیق ہے لیکن قوافل مطالعہ کے کوئی اصول منضبط نہ کرنے کی وجہ سے تمام معنائی تصورات کے ہر قسم کے اظہار انہوں نے صنفوں کا نام دے دیا ہے۔ ہر زبان تصوراتی و عقلی دنیا کے تمام پہلوؤں کا اظہار کرنے کی اپنے اندر قوت رکھتی ہے۔ اس لیے ہر زبان کی معنوی تہ بہت گہری

اور وسیع ہوتی ہے اور ان تمام معنائی پہلوؤں کا زبان کے ذریعہ اظہار بھی ہوتا ہے۔ لیکن اگر فرداً فرداً ہر معنوی تصور کے اظہار کے لیے زبان میں ایک اصول بنا ڈالیں تو قواعد اصولوں کا جنگ ہو جائے گی۔ اسی لیے قواعدی اصولوں کے تفصیلی مطالعہ کے ساتھ ان اصولوں کی تدوین بھی بہت اہم ہے یعنی معنائی تصورات کو بخوبی سطح تک لانے والے اصولوں کے مطالعہ کے ساتھ ان اصولوں کی ذمہ داری بھی کرنا ضروری ہے۔ اردو زبان کی ساخت میں فعل کی اہمیت اسم سے بہت زیادہ ہے۔ بہت سے اسمے جملے تشکیل دیتے ہیں جس میں اسم ہوتا ہے لیکن۔ بہت سے جملوں میں اسم فعل کی اسمائی ہوتی شکل ہوتے ہیں جو معنوی سطح پر خود فعلی جملے کی حیثیت رکھتے ہیں زیادہ تر معمولی جملے بنا لفظ کے ہی ہوتے ہیں۔ اس میں کرنے والے سے کوئی مطلب ہی نہیں ہوتا۔ وہ معنوی سطح میں صرف خبر ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے اردو فعل اپنے اندر بخوبی سطح پر فنی فنی تفکیک کی بڑی گنجائش رکھتا ہے۔ فعل اسم کے ساتھ مرکب ہوتا ہے۔ صنف کے ساتھ مرکب ہوتا ہے فعل فعل کے ساتھ مرکب ہوتا ہے اور یہ فعلی مرکب تین تین افعال تک پر مشتمل ہوتی ہے۔ سونا چھوڑنا دیکھنا ان تمام تراکیب کو صنفوں کا نام دے دیا ہے اس لحاظ سے ان کی تصنیف طبعانہ اور عقلی مطالعہ کے اعتبار سے بہت اعلیٰ والے کی ہوتے ہوئے بھی اردو قواعد کے طالب علم کے لئے بہت مشکل نہیں ہے۔

زبانوں کی قواعد کا مطالعہ دنیا کے ادیب ترین علوم میں سے ایک ہے۔ علم لسانیات کے اس شعبہ کو بطور قائل دیکھا جائے تو یہ طریقوں اور اصولوں کا جنگ ہی معلوم ہوتا ہے۔ ہزاروں روایتی طریقے اور پھر جدید لسانیات کے بعد وجود میں آنے والے ہزاروں توصیفی تبادلی تبادلی اور دشگلی طریقے۔ ان طریقوں میں روایتی طریقے کچھ اسے زیادہ قسط بھی نہیں ہیں۔ ان میں زبان کی معنائی سطح کو بھی سمجھنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور بخوبی اظہار کے کو بھی سکڑے کے قواعد تو

ہائیں کا طریقہ تو آج بھی تمام یورپی قواعدی مطالعہ پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ اصل میں روایتی طریقوں کے ساتھ کہ یہ وہاں سے شروع ہوئی جہاں سے قدیم زبانوں کے اصولوں کو جدید یا دوسری زبانوں پر لایا گیا۔ یونانی لاطینی اصول جدید یورپی زبانوں پر لائے گئے عربی کے اصول فارسی اور اردو <sup>عربی</sup> اور غیر تخطیاتی زبانوں پر لائے گئے جدید هندوستانی زبانوں کا مطالعہ مستحکم کے اصولوں پر کیا گیا۔ اس کے علاوہ روایتی طریقہ میں زبان کی معنائی اور بیرونی سطحوں کا مطالعہ کو غلط طے کر دیا جاتا تھا۔

انیسویں صدی کے اواخر سے بیسویں صدی کے وسط تک قواعدی تدوین کے جو نظریات وجود میں آئے ان کے تحت معنی کو زبان کی اوپر، سطح سے بالکل الگ کر کے یا تو صرف اوپری سطح کا مطالعہ کیا گیا یا کچھ گہرائی میں جا کر تراکیب کی ترکیبی ساختہ کا مطالعہ کیا گیا۔ ترکیب کے اعتبار سے جملوں کے بنیادی نحوون کو جمع کیا گیا اور تبدیلیوں کے اصولوں کو وضع کیا گیا۔ لیکن معنائی ساختہ کو قواعدی مطالعہ سے الگ رکھا گیا۔ ان لوگوں کے خیال میں کسی زبان کے مطالعہ کے لئے معنی اتنے ہی سے شروع تھے جتنے کہ بولنے والوں کے بالوں کا رنگ۔ لیکن مجھے مطالعہ کے اس تہم نے ظاہر نہیں کیا کہ وہ کہہ خیال کے طالب معنی کو الگ کر کے زبان کا مطالعہ کرنا ایسا ہی ہے جسے کھانا کھانے وقت منہ سے نکلنے والی آوازوں کا مطالعہ۔ کہو کہ ان آوازوں کے اخراج میں بھی وہ تمام عضو کام کرتے ہیں جو زبان بولنے والے عمل پذیر ہوتے ہیں اور تقریباً وہی تمام عمل بھی ہوتا ہے جو زبان بولنے میں ہوتا ہے صرف ان آوازوں کے کوئی معنی نہیں ہوتے معنی یہ کسی معنوی پہلو یا تصور کو لسانی پیکر کا روپ نہیں دیتے

زبان بنیادی طور پر ان خیالات مقاصد اور ظاہم کا صوتی اظہار ہے جو ہم دوسرے تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اسی صورت میں ہم اگر معنی کو زبان سے الگ کر کے مطالعہ کریں تو مطالعہ کا بنیادی مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ معنی کے مطالعہ کا مفہوم دنیا کے تمام علوم اور تمام معنی اور طالب کا مطالعہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے

کہ زبان کے بنیادی عناصر کی معانی دنیا میں حقیقہ طے کرنا اور بنیادی عناصر کے بنیادی استعمال سے انحراف کے امکانات کا جائزہ لینا مطلقاً فعل کھانا کی معنائی دنیا میں حقیقہ طے کریں تو وہ عمل جائدار متعدد مادی ہوئی۔ اس صورت میں وہ طوط کی حقیقہ سے جائدار ایسا قبول کرے اور معمول کی حقیقہ سے وہ تمام مادی چیزیں جو کوئی بھی جائدار کھا سکتا ہے۔ جہاں میں جوہری کی مشہور آفاق لسانی الہام کی مثال *eating apples* کی طرف اشارہ کر دیں۔ اس الہام کا حل تلاش کرنے ہوئے *linearization* اور *litera* کی دونوں کے اندر دیوں بنانا ہے لیکن الہام کا قرار واقعی حل نہیں تلاش کرے۔ اس کے برخلاف اگر فعل کھانا کی معنائی بساط طے کلی جائے تو یہ الہام خود بہ خود دور ہو جائیگا۔ یہ تو مطلقاً فعل کھانا کے بنیادی معنی اب انحراف کی حتمی شروع ہوئی ہے۔ جو استعمال کو مطابقت اور استعارہ کی دنیا میں لے جاتی ہے۔ گویا تو کھانے لیتی ہے۔ لاکھ سو، جان کھا رہی ہے وغیرہ تو ایسی اور نئی نظریوں کی انہیں خاموشی کے رد عمل کے طور پر پوری ماہرین لسان سے معنی کو اہمیت دیکر نوٹ دی وضاحت کے نظر سے رفع کیے۔ ان ماہرین میں مجھے جس نے سب سے زیادہ اہل گوارہ <sup>Katz</sup> <sup>Chafe</sup> مفلے گا ز اور ڈوٹر ہیں۔ میں نے اس مقالے میں ان لوگوں کے نظریات سے استفادہ کیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے کسی کے ماڈل کو پوری طور پر نہیں اپنایا ہے۔ مگر مقالہ بنیادی طور پر اردو زبان و ادب کے شعبے سے تعلق رکھتا ہے اس لیے قواعد کا مطالعہ کرنے ہوئے میں نے خالص لسانی اصطلاحوں طریقوں اور نظریوں کا میں کم سے کم استعمال کیا ہے۔ بلکہ یہ گوشہ کی ہے کہ اس میں بحثیں اسے انداز میں پھر کی جا سکیں کہ لسانیات کی فنی تکنیک سے کم واقع لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

تواضعی اصولوں کی تدوین کے حوالے میں میں نے یہ نظریہ اپنایا ہے کہ زبان کی ایک معنائی ساخت ہوئی ہے جس میں چیزیں اور عمل کے تمام بنیادی تصورات آجائے ہیں۔ اس سطح کے بنیادی تصورات کو مطالعہ کے اعتبار سے لغوی عناصر میں



تبدیل کیا جاتا ہے اور پھر ان لغوی عناصر میں مضمون کے اعتبار سے غیر لغوی عناصر شامل کیے جاتے ہیں۔ پھر بولنے کے لئے ترتیب اور سلسلہ سے رکھا جاتا ہے۔ یہ ترتیب اور سلسلہ ہر زبان کا اپنا ہوتا ہے۔ اور پھر آوازوں کے ذریعہ ان تراکیب کو جو لغوی اور غیر لغوی عناصر سے مرکب ہوتی ہیں۔ ظہور ترتیب اور سلسلہ کے ساتھ ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس کا خاکہ بنایا جائے تو ایسے ہوگا۔

معانیاتی ساختہ ————— بعد المعانیاتی ظاہر ————— لغوی عناصر ————— غیر لغوی عناصر کی جدولہ ————— ترتیب ————— صوتی شکل ————— صوتی اظہار۔  
 اس میں متعلق <sup>کے</sup> لغوی عناصر سے ظاہر کیا جاتا ہے اور المعانیاتی ظاہر کو غیر لغوی عناصر سے۔

موجودہ مقالہ میں میں نے اردو زبان کے تمام قاعدوں کی تدوین نہیں کی ہے بلکہ تدوین کے اصولوں کا ایک خاکہ ترتیب کیا جا رہا ہے جس کے مطابق آگے کام کیا جا سکتا ہے۔ الگ موضوعات پر مقالے بھی تیار کیے جا سکتے ہیں۔ اور ایک مستقل کتاب بھی لکھی جا سکتی ہے۔

ایک ا - جملہ

زبان ایک بل کی طرح ہے جو آوازوں کے سہارے مادے کے مطلب یا مفہوم یا  
معنی تک پہنچاتی ہے۔ اس کے ایک سرے پر آوازیں ہیں اور دوسرے سرے پر معنی۔ درمیان  
میں زبان کا لہجہ پکڑ رہا ہے۔ یہ پکڑ اس معنوی اکائیوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کی  
شکل (Lexical Units) الفاظ کی اہلیں اور (nonlexical structure) قواعدی  
اجزاء کا مجموعہ ہوتا ہے۔ الفاظ اور قواعدی اجزاء سے بنی ہوئی یہ اکائیاں جملے کہلاتی ہیں

{ Semantic component } { Syn-Structure } { Phonological component }

جملے کی تفہیم کے لیے دو ایسی قواعد ہیں جن سے پہلے طور پر گئے ہیں  
لیکن دراصل قواعد میں فرد الفاظ کی تفہیم کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ جملے کی  
تفہیم ان الفاظ کے لیے مددگار عمل کی حیثیت سے کی گئی ہے۔ مادہ خود جملہ کو  
وہاں بنیادی اکائی نہیں سمجھا گیا ہے۔

جدید قواعد نویسی نے زبان کی تفہیم کا انداز بالکل برعکس کر دیا ہے۔  
اب جملے کی تفہیم کو بنیادی اہمیت مل گئی ہے اور ابوری سطح میں جملہ کی تشریح  
درجہ ہی طور پر پہلے الفاظ پر مرکوز اور تجزیہ کہ جاتی ہے۔ اس سے آگے فرد آوازوں

کی صدا جاتی ہے۔ معنوی طور پر جملہ کی بنیادی رابطے تلاش کیے جاتے ہیں۔  
 میں نے جملے کو معنوی قواعد کی اکائی اس لیے کہا ہے کہ ہر جملے کی دو  
 سطح ہوتی ہیں ایک اندرونی یعنی معانی کا دوسری اوہری یعنی صوتی۔ جملے کے  
 عمل کو سمجھنے کے لیے ان دونوں کا سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

### ”جملہ کی پہچان“

ابھی تک جملے کا مطالعہ صرف زبان کو اوہری سطح میں جملہ کے عمل کو  
 نہ نظر رکھ کر ہی کیا گیا ہے۔ لیکن زبان کے اوہری ہنر میں ان اکائیوں یعنی جملوں کی  
 حقیقت ہی بڑا غور خاص رکھنا ہوتا ہے۔ کیونکہ زبان کے اندر اسے جملے بھی  
 ہوتے ہیں جن کے اندر اور بہت سے جملے ہوتے ہیں اور یہی جملے کا کام الفاظ کے  
 اسے مجموعوں سے لیا جاتا ہے جو کسی بھی مروجہ تعریف کے مطابق مکمل جملے نہیں ہوا

جملے کی پہچان کے لیے روایتی قواعد میں بھی بنیادی طور پر گتے گئے ہیں۔  
 خلائیگری جملے کی تعریف عام طور پر دو طرح کی گئی ہے ایک لسانی یعنی الفاظ کا  
 وہ مجموعہ جو مکمل خیال کا اظہار کرے اور دوسری نحوی یعنی الفاظ کا وہ مجموعہ جس  
 ایک طرف بڑا حرف اور دوسری طرف ف اسٹاپ ہو۔ اردو کے لیے قواعد تو اسے تو بیسویں کے عام طور  
 پر پہلی تعریف کا استعمال کیا ہے دوسری تعریف اردو نحوی کا مخصوص پہچان ہونے کی وجہ  
 سے کہہ زیادہ گراں گاہ نہیں سمجھی گئی کیونکہ اردو جملے نہ بڑے حرف سے شروع ہوتے  
 ہیں اور نہ اس میں دوڑ و اوقات کے اصولوں کی سطح سے پیروی کی جاتی ہے۔ یعنی

قدیم کتبوں میں بعض مقامات پر تو جاتے ہیں لیکن نہ تو وہ مکمل طور پر معتدہ ہیں

اور نہ محیزہ۔ اس لیے اردو کے قدیم قواعد تو بیسویں کے بھی *punctuation* کو کوئی خاص

اہمیت نہیں دے رہے۔

structure کو مد نظر رکھ کر

علوم طباطبائے جملے کی تعریف زبان کے اندر

کی ہے۔ اس کے خیال کے مطابق گفتگو کی تمام لسانی ممکن یا تو کسی بڑے لسانی ہیکر کا حصہ ہوتی ہیں یا خود آزاد لسانی ہیکر ہوتی ہیں۔ تمام آواز لسانی ہیکر جملہ ہوتے ہیں۔

آزاد لسانی ہیکر کو ہم اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ لسانی ہیکر جو آزادانہ طور پر اور قواعد و رابطے کے ذریعہ کسی دوسرے لسانی ہیکر سے ملتا جلتا ہوتا ہے یا اس کا حصہ بنتے ہوئے یا اس کا مطلب و افساد کر دیتا ہے۔

مثلاً اردو میں یہ تمام کلمے جملے کہلاتے ہیں۔

- ۱۔ آؤ ۲۔ چلے آؤ ۳۔ کہاں چلے ۴۔ زد بختار ہے ۵۔ میں نے کام کیا۔
- ۶۔ میں وہاں جانا کرنا ہوں ۷۔ یہ ظاہم دو عظیم ایشیائی تہذیبوں اور دو اہم لسانی گروہوں کے درمیان ہوا تھا۔

لیکن یہ تعریف ضرور کرنے کے بعد اس طرح کے constructions کو جملے

کہا جائے گا بہت سے جملوں کا مجموعہ یعنی بڑا لسانی ہیکر۔

” اسی معنی سے قطع نظر بعض لسانی مزاج کے اعتبار

سے تو یہ لگ بھگ ہر زبان میں سان ایک سودا رہا ہے وہاں ایک

سو بھی رہا ہے۔ “

” ایک حسین کے ساتھ ایک سو امن - ایک فاسح کے ساتھ

ایک آفس - ایک فاء نصو کے ساتھ ایک لوق - ایک وجب طی بیگ

سور کے ساتھ ایک طالب - ایک محد حسین آزاد کے ساتھ ایک خالی

اور ایک ابوالکلام آزاد کے ساتھ ایک عبدالحق کی موجودگی اور اسالیب

کے انہیں دو رجحانات کی تصدیق کرتی ہے۔ “

حکم یہ ہے کہ مذکورہ بالا تعریفیں جملے کی اصلی نظام میں کئی حد  
 نہیں کرتیں۔ ان سے قطعی طور پر یہ واضح نہیں ہوتا کہ جملے کا واقعی تصور کیا  
 ہے۔ اور گہرے طور پر *construction* کو جملہ کہا جا سکتا ہے۔ ان دونوں  
 تعریفوں میں مطلب کی توسیع کا جز مشورہ ہے لیکن جملے کی ان تعریفوں سے خود  
 مطلب یا مفہوم کی تعریف نہیں واضح ہوتی۔ مفہوم سے کیا مراد ہے اور جملہ اس  
 مفہوم کو کیسے واضح کرتا ہے۔ ان مسائل کو سمجھنے کے لیے جملے کے تصور کا مطالعہ  
 بالکل مختلف طریقے سے کرنا ہوگا۔

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے زبان کے دو حصے ہوتے ہیں ایک ادرونی  
 یعنی شاعری دوسری ادبی یعنی صوتی۔ جملے کو سمجھنے کے لیے زبان کے دونوں  
*components* کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ زبان کا کام آوازوں کے ذریعہ معنی کی توسیع  
 ہے۔ لیکن یہ توسیع صرف آوازوں کے ذریعہ نہیں ہوتی بلکہ آوازوں کے ایک نظم جال  
 کے ذریعہ ہوتی ہے۔ آوازوں کے اس جال کے ذریعہ جن نظام کا اظہار کیا جاتا ہے وہ  
 بھی صرف اور یہ ربط نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ واضح رابطوں کے ذریعہ  
 جڑے ہوتے ہیں۔ یہ نظامی رابطے بنیادی طور پر چار سادہ ہوتے ہیں بلکہ یہ  
 کہا جا سکتا ہے کہ رابطوں کے چار بنیادی نوعیت ہوتے ہیں جو رد و بدل کے ذریعہ  
 مختلف ممکنہ اختصار کرتے جاتے ہیں معنوی سطح پر رابطوں کے ان بنیادی نوعیتوں کو  
 جملے کا صوتی نام دیا جا سکتا ہے۔

دوسری طرف آوازوں کے جال کی تنظیم بھی کھم بنیادی اور کھم اضافی دونوں  
 کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس تنظیم کی بنیادی اکائیوں کو بھی جملہ کہا جا سکتا ہے۔  
 روایتی قواعد میں لفظ کو زبان کی بنیادی اکائی سمجھا جاتا ہے اور دوسری قواعد میں  
 صریحہ کو۔ لیکن زبان کے یہ دونوں قواعد ہی کھم اپنے نوعیت *construction* سے مطابقت

کسی مطلب کی واضح ترسیل نہیں کرتے۔ اس لئے ان کو زبان کی بنیادی معنوی اکائی سمجھنا درست نہیں ہے۔ بنیادی معنوی اکائی صرف وہ ساختہ ہی ہو سکتی ہے جو آزادانہ کسی خہوم کی ترسیل کر سکے۔

لیکن زبان کا جماعتی *component* زبان کی صوتی *component* سے بہت

براء واسطہ تعلق نہیں رکھتا بلکہ آوازوں کے ذریعہ معنی کا اظہار خاصے پیچیدہ راستوں سے ہوتا ہے اور اگر وہ بہتر زبان کی ابوری سطح میں ایک معلوم ہونے والا جملہ در حقیقت ادنیٰ ساختہ میں کسی الگ الگ معنوی رابطوں کا حامل ہوتا ہے اور کبھی کبھی بالکل الگ الگ معلوم ہونے والی صوتیاتی تنظیمیں اکٹھا ان ادنیٰ طور پر ایک ہی بنیادی جملے کی کچھ حذف و اضافہ کے ساتھ بدلی ہوئی ترکیب ہوتی ہیں۔

زبان کی ان دونوں طرح کی بنیادی اکائیوں کا مبالغہ کرنے کے لئے زبان کی ادنیٰ اور بیرونی ساختہ کا تفصیل سے جائزہ لینا ہوگا۔

---

## " قوافیہ کا تصور "

زبان میں مکمل قوافیہ کا مفہوم یہ ہے کہ زبان کی اوپری سطح یا صوتی سطحیں اظہار کے رابطے میں قوافیہ پیدا کون کرے یا وجود زبان کی اندرونی سطح سے واضح صاف اور بدستور کسی غیر معمولی کد کاوش کے کھوج نکالنے کے قابل ہوں مثلاً اندرونی سطح کے جن معنائی مجدد تصورات کا اظہار کیا جاتا ہے مقصود ہو اس کے لئے

- ۱۔ مناسب اور صحیح لغوی عناصر کا انتخاب کیا گیا ہے۔
  - ۲۔ انہیں کی مناسب سے صحیح اور واضح غیر لغوی عناصر منتخب کیے گئے ہوں۔
  - ۳۔ ترکیب اور ترتیب کے اصولوں کو صحیح پابندی کی گئی ہو۔
- عقلی طور پر ۱۔ ۲۔ ۳۔ کا قلم یا غیر معمولی انتخاب تین طرح عمل پیرا ہوتا ہے۔
- ( الف ) - ہے معنویہ یا لاقوافیہ -

اندرونی معنائی سطح سے اوپری سطح کے رشتے سے ربط ہو جائے ہیں اور جو کچھ کہا جاتا مقصود ہوتا ہے اس کا اظہار ممکن نہیں ہوتا۔ اسی صورت عام طور پر (۲) کے قلم انتخاب سے پیدا ہوتی ہے۔ اردو کے (۳) میں ردوبدل کی بڑی گنجائش ہے۔ لیکن یہ ساری ردوبدل اندرونی معنائی عناصر سے ہے ربط ہو کر بدستور کسی صورت کے وجود پیرا ہوگی تو ہے معنویہ پیدا کر دے گی اور خطے کو غیر قوافیہ بنادے گی۔ اردو شاعری میں دور از فہم قسم کی تقلید اس کی مثال کہیں جا سکتی ہے۔

(ب) - عمرو یا ثوی معنوی ضرورہ کے لحاظ سے ردوبدل۔

زبان کے عمومی اصولوں سے انحراف معنوی اہمیت رکھتا ہے اس سلسلے میں نمبر ۱

۲ انتخاب بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ زبان کے استعماری استعمالے مطابق اور پہچان وغیرہ

اس زمن میں آتی ہیں۔ نمبر ۳ میں ردوبدل اگر عمرو ضرورہ پوری کرنے کے لیے کی جاتی

ہے۔ تو میں بھی بہ بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اگر ظاہر کے مختلف پہلوؤں کے

اظہار کے لیے نمبر ۳ میں ردوبدل ناگزیر ہو جاتی ہے۔

(ج) - ذو معنویہ -

کہیں اندرونی سطح کی دو الگ الگ ساختوں کے اظہار کے لیے زبان کی اوہری

سطح میں یکساں تراکیب ہوتی ہیں۔ اسی صورت میں اوہری سطح کے چلنے۔ ہٹانے و سہاں سے

طبیعت ہو کر مہم معلوم ہونے لگتے ہیں بہت معمولی سی جگہ بھی قاعدے وضع کرنے والے

کو غلط فہم نہ پہنچا دیتی ہے۔ یہ صورت نمبر ۱ اور نمبر ۲ پر اثر انداز ہوتی ہے ذلاً ایک

صورت کی ترکیب ساخت کا مختلف فی قواعدی عمل - ایک متناسب لغوی عنصر کے ایک سے زیادہ

لغوی معنی -

یہ صورت الف صورت کی طرح قواعدی کہیں نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ب کی طرح

اس سے ادبی ضرورتیں پوری کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔

ب صورت میں ج صورت میں یہ بنیادی فرق ہے کہ ب صورت کے لغوی عناصر

جن ظاہر استعمال کے <sup>سے</sup> جاتے ہیں وہ یا تو ان عناصر کے لغوی ہونے ہی نہیں یا اگر ہونے

بھی ہیں تو دور دراز کے معنی وہ ان عناصر کے <sup>Semantic properties</sup> <sup>(اصل معنی)</sup> نہیں ہوتے۔

ج صورت میں دونوں ظاہر عناصر کے عمومی لغوی معنی ہونے میں اور ہندو

سہاں و سہاں کے دونوں ہی <sup>دار</sup> لئے جاسکتے ہیں معنی وہ دونوں ظاہر الگ الگ ان کے

اصل معنی ہوتے ہیں -

ب اور ج صورتوں کی ہم قواعدیت کا نام دیا جاسکتا ہے۔



مکمل قواعد یہ -

عام طور پر استعمال میں آنے والے جملے مکمل قواعدی ہوتے ہیں -

لڑکی سوئی ہے -

لڑکا پھل کھا رہا ہے -

لڑکے نے بلی کو مارا -

بلیاں لڑتی ہوئی آئیں -

بلیاں کدو سے ڈرتی ہیں -

کچے بلیوں کو مار دیتے ہیں -

لڑکی کی *Semantic properties*

جاندار

انسانی

موت

عملی صلاحیت -

+ جاندار

کھاتی

+ کام

+ موت

فعل اور اسم کا معنی تعلق -

فعل + فاعل

کچے بلیوں کو مار دیتے ہیں -

بلیاں چوہوں کو مار دیتی ہیں -

کچے بلیاں مارتے ہیں -

بلیاں چوہے مارتی ہیں -

• کتب: SP

+ جالدار

- غیر انسانی

+ مذکر

+ جمع

بدون کو -

+ جالدار

- غیر انسانی

نور

+ جمع

+ معین

نوی علف - معمول

دار دینے میں -

جالدار

کام

معین

تکلیف

حال

نوی علف - حسی

( الف ) - ۷ قواعد یہ ۲ غیر قواعد یہ

( ۱ ) - نوی عناصر کا ظط انتخاب

معلق

عالم + علف + معمولی

— صحیح طرح کی سمجھن انسان کے اندر پیدا ہونے لگتی ہے۔ نہ وہ انسان چادر

اولاد سے لگا ہے نہ چھوڑ سکتا ہے۔

انسان - وہ انسان

(۱) پہلے جملے میں انسان آجائے کے بعد *relative* جملے میں وہ

عالم + عالم

اس طرح انسان نمبر ۲ وہ کے ہونے ہوئے پھر ایک عالم ہے ضرورت لغوی عنصر

یا  
"انسان" کا انتخاب -

(۲) انسان - وہ انسان

وہ - صنف انسانی

انسان - انسان عالم

ایک ہی جملے میں ایک ہی عالم کا دوہرایا جاتا۔ غیر قواعدی ساختہ

۲۔ غیر لغوی عنصر کا قلم انتخاب

۳۔ وہ انسان

وہ سمیٹہ کا اشارہ

سبب و سبب میں تعلق کا کوئی اشارہ نہیں - جملہ نامکمل غیر قواعدی

غیر قواعدی اضافہ یا حذف

غیر لغوی عناصر کا قلم انتخاب -

اس کی جسم میں درد ہے۔

موت - ذکر

قلم ارتباط

ای جی کو تمہاری شادی کا کہہ رہا ہے۔

عالم حذف

فعل متعدی

معدیہ

کو ضمروں کی علامت -

اس باء کو کہتا ہے -  
 یہ باء کہتی ہے -  
 میں نے یہ باء کہتی ہے -  
 ممکن معمول  
 غیر ممکن معمول

ای جی کو کہتا ہے  
 ای جی کہتی ہیں  
 میں نے ای جی کہتی ہیں

فعل کہتا کے ساتھ *ablative* کا استعمال -

میں نے ای جی سے کہتا ہے  
 کو  
 تمہاری شادی کا کہتا ہے  
 "کا" اضافی علامہ - قسط استعمال

مکہ تراکب -

ای جی سے تمہاری شادی کو کہتا ہے  
 تمہاری شادی کے لیے کہتا ہے  
 تمہاری شادی کے بارے میں کہتا ہے  
 اگر میں نے سخت کڑی ہوئی تو میں نے بھی آج یہ امتحان دے رہے ہوں  
 میں بھی آج یہ امتحان دے رہے (ہوئے) ہوں  
 دے رہے - دی رہے

"رہے" تسلسل کا اشارہ

یہ اسی صورت میں ہوتا ہے جب فعل اسم سے مطابقت نہیں کرتا اور حالیہ نظام کی صورت میں ہوتا ہے -

فعل اور اسم سے مطابقت -

طکر دیا - دیتے

دیکھ دی - دی

حالیہ نظام یا نکتہ بندی کا اشارہ

اگر میں نے صفحہ کھلی ہوئی

طاسی شرط یہ

تو میں بھی یہ افسانہ دیتا

تکلیفی طاسی شرط یہ

تو میں نے بھی یہ افسانہ دیا ہوا

میں میں وقت

تو میں نے بھی آج یہ افسانہ دیا ہوا

✽ تو میں نے بھی آج یہ افسانہ دیتے ہوئے -

مستند وقت اور مسلسل وقت ایک ہی جگہ میں -

میں بھی آج یہ افسانہ دیتے ہوئے

میں بھی آج یہ افسانہ دیتے ہوئے ہوتا -

میں ہوتا

میں بھی ہوتا

میں بھی آج ہوتا

یہ افسانہ دیتے ہوئے

میں بھی آج ہوتا

"نئے" کا قلم استعمال

✽ میں نے ہوتا

فعل لازم

ہوتا

علامہ محمد

نے

قلم غور لغو عنصر کا انتخاب

۲۔ تو کب سے غائبی۔

پھرے دن صبح ہی دلی کو اور چھو واپس گئے

ظاہر          ظہور          فعل

پھرے دن صبح ہی دلی کو اور چھو واپس آگئے

میں مائی ترہی

کو و چھو دلی واپس آگئے

” تم قواعد یہ “

—————

۲۔ ردیدل

۱۔ لغوی معاصر کے الفاظ میں ردیدل ۔

وہ بولتی ہے

لڑکا اپنی محبت کا پھل کھاتا ہے

ذکر کا دامن          جاد کا کڑا          ظل کے طوطے

وہ بولتی ہے

میں جان          عمل

کو طوطہ          جانتا

وہ ۲ استعماری استعمال

جانتا اور          ظاہر

نرات کی وجہ سے ہنگامی نعمت

معدہ عشاء کی کو نمرانی

دلی کے دلائے میں پر مظہورون کے ہاتھ پاؤں پڑے

من

ذکر کا دامن

دامن

ذکر کا

ہے جان

ہے جان

مادی

غیر مادی

ذکر کا استعماری استعمال -

مادی

ہے جان

اس نتیجہ پر مطہراتی اور استعماری اصطلاح کی تشریح کی جا سکتی ہے -

۱۱۔ شعری ضرورت سے تراکیب من ردہ بدل

یہ عام طور پر صرف ادبی سطح کو ہی متاثر کرتی ہے

گو طے جنت بھی دھننے کو بھائی لکھو

جو کہ من افہم ہوں اس پر کہہ کر ہائی لکھو

طریقہ پردازہ اس کی سوائے رنج و محن زیادہ مشہور ہے

توٹا اپنے مالک سے بولا - " اے شخص کوکب بخت تو "

اخلاص کے برج تیرے سے نکلا

توڑے مال کے اڑا

" تم قواعد یہ "

ج - دو معنویت -

لہر و من اسے سے عطر الفاظ اور تراکیب پائی جاتی ہیں جو دو یا کئی لغوی

معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان سے بننے والی تراکیب اگر مبہم ہو جاتی ہیں۔ یہ تراکیب

حسنوی

قطعی غیر قوائدی نہیں ہوتیں بلکہ مکمل طور پر قوائدی ہوتی ہیں۔ لیکن اندرونی سطح پر ان کی دو یا کئی ساختیں ہوتی ہیں۔ بیرونی سطح کے ابہام کی وجہ سے ان کو ہم قوائدہ کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسے الفاظ اور تراکیب کا استعمال و تباحہ طلب ہوتا ہے۔  
اسقاطی تراکیب کی دو معنویہ -

استاد کی پڑھائی

لڑکے کی پڑھائی

کتاب کی پڑھائی

اور سے بکسان نظر آتے والی یہ تینوں تراکیب اندرونی ساختہ میں الگ الگ

نوع تعلقات کی حامل ہیں -

حامل عمل ( + فعل )

استاد پڑھاتا ہے۔

حامل عمل ( فعل )

لڑکا پڑھتا ہے

موصول عمل ( - فعل )

کتاب پڑھی جاتی ہے

الفاظ کی دو معنویہ -

کلام سرور میں شاخ نکالی

سر دریا کی دھنک لہر آئی

تراکیب کی دو معنویہ -

جہجہ نے تازہ گی کھلایا

فصلوں نے گولے کلارے کی گولوں سے جالادی سونے کے محل اٹھائے

سر دریا کی لہر آئی

لہر

لہروں میں موج

اندرونی ساختہ سر ا



دروہ کی	لہر
ہے جان	ہے جان
مادی	مادی
اندرونی ساختہ نمبر ۲	لغوی معنوی خواہش
سلا کی	لہر
ہے جان	ہے جان
غیر مادی	غیر مادی
کلام سورہ میں شام نکالی	
اندرونی ساختہ نمبر ۱	لغوی معنی (۱) ایچ
	(۲) خراسی

کلام سورہ میں	شام نکالی
ہے جان	ہے جان
غیر مادی	غیر مادی
اندرونی ساختہ میں رسمت (۱) ایچ (۲) خراسی	
کھوی استعمال	دروہ نے شام نکالی
دروہ نے	شام نکالی
ہے جان	ہے جان
مادی	مادی

نہان کے اندر ہم قواعد یہ استعمالات کے لئے لے لے افق کھولتی ہے۔ انہیں اصولوں کو مد نظر رکھ کر ہر جگہ سے ہر جگہ شعری استعمالات لغوی امکانات استعارات مطروحات اور بہت سی روایتی صناعات کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔

حقوقی  
"اعلویٰ ساختہ"

جزین اور والما -

زبان اس دنیا میں ہونے والے والما کا حصہ ہے۔ ساری دنیا دو طرح کے components سے بنی ہے۔ دنیا میں کچھ جزین ہیں اور کچھ والما جو ان جزین سے متعلق ہو کر جنم لیتے ہیں۔ جزین اور والما کا ربط اور ربط کے تمام متعلقہ جردان اور ہر زبان میں ظاہر کیے جاتے ہیں کوئی ہر زبان میں جزین کے نام ہوتے ہیں۔ والما کے وجود میں آنے کا عمل بتائیے والے لفظ ہوتے ہیں اس طرح ہر زبان میں تمام دنیا کی ہر بات کا اظہار کرنے کی تدبیر ہوتی ہے۔

دنیا میں بہت سی زبانیں ہیں۔ ساتھ ہی ان زبانوں کے اظہار کے اپنے اپنے اور ایک دوسرے سے مختلف طریقے ہیں یہ طریقے اگر وہ بہتر ایک زبان کے دوسری زبان سے نہیں ملتے۔

اس طرح والما کو بنیادی طور پر تقریباً یکساں دہتے ہیں لیکن ہر زبان میں ان کے اظہار کا طریقہ بدل جاتا ہے مثلاً  
"جہاز لڑتا ہے"

یہاں ایک چیز ہے جہاز اور ایک کام ہے لڑنا۔ مٹی اور خلی دنیا میں

جہاز اور اس کا کم متصل ہیں۔ اگر ہم آسمان کی طرف نگاہ اٹھائیں گے تو جہاز اور اس کا ایتھریک وڈہ دیکھ لیں گے لیکن زبان میں یہ بات الگ الگ ساختوں سے ظاہر ہوگی ایک چیز کا نام بتانے والا لفظ جہاز دوسرے کام بتانے والا لفظ اڑنا ہے۔ کہیں سے زبانوں کے اختلاف شروع ہوئے ہیں کہیں ان دونوں ساختوں کی قریب میں فرق ہوگا جسے بعض زبانوں میں چیز محل اور بعض زبانوں میں محل چیز - کہیں کوئی چیز ذکر ہوگی اور کہیں وڈہ اور کہیں غیر جس پھر حالہ اور کام بتانے والے الفاظ کے انتخاب قواعدی محل اور مطابق میں فرق ہوگا -

اسی طرح محل کے اثر کا مطالعہ ہے کام کا اثر بھی کسی دوسرے پر پڑتا ہے

”حادث خلوائی کو طوفا ہے“

حادث مفعالی کہلاتا ہے

بیان خلوائی اور مفعالی پر کام کا اثر ۱۶-

تمام زبان میں کام کرنے والا کام اور اس کا معمول بہک وڈہ سامنے آئے

لیکن زبان میں ان کی قریب زبان کے مخصوص قاعدے کے مطابق ہوگی -

انسان کی تمام واقعاتی اور شعوری دنیا کو بنیادی طور پر دو بڑے خانوں میں

قسم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے خانہ کے تحت تمام حالتیں تبدیلیاں محل اور تمام مجرد وقوع

ہوئی آجائی ہے۔ دوسرے خانے میں تمام چیزیں اور تمام جسمیں مجردات آجائی ہیں اور

قواعدی طور پر زبان میں اظہار کے لیے ان دونوں خانوں کو محل اور اسم کا نام دیا جاسکتا

ہے۔ اب کوئی بھی واقعہ کہہ کر اس کے تمام لازموں کو ایک دوسرے سے منسلک کرنے والے رابطہ

کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً یہ واقعہ کا پہلا بڑا لفظ وقوع یا محل ہوگا دوسرا لفظ

اس محل کا عامل یا واقع ہونے والا ہوگا تیسرا جزو وہ بھی ہو سکتا ہے جس پر واقعہ یا محل

کا اثر پڑے۔ اس منزل پر پہنچ کر واقعہ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ واقعہ بذات خود

کہہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا *abstraction* طاق عمل اور معمول سے بنتے والی ساختہ جملہ کی صورت میں زبان کی اندرونی تصور کی بنیاد بنتا ہے۔ اس ساختہ میں عمل کا جز اولیٰ اہمیت کا حامل ہوتا ہے باقی دونوں جز ثانی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

ان تینوں جزوں کے رابطوں کا مطالعہ زبان کی بنیادی یا اندرونی ساختہ کا مطالعہ ہے اس سطح پر ان تینوں جزوں اور ان کے رابطوں کو *semantic properties* کہا جاسکتا ہے۔

اس پہلی منزل پر بعد زبان کے اپنے قواعد کی اظہار شروع ہوتی ہے۔ پہلا قدم طاق عمل اور معمول کی ترتیب کا ہوتا ہے ہر زبان میں اس ترتیب کے اپنے قاعدے ہیں اردو میں یہ ترتیب طاق عمل یا طاق معمول یا عمل کی ہوتی ہے۔ قواعدی طور پر ان کا نام طاق معمول اور فعل ہو سکتا ہے۔ اس سطح پر اردو جملے کی تعریف یہ ہو سکتی ہے کہ اردو جملہ وہ ہے جس میں ایک طاق اور ایک فعل ہو یا ایک طاق ایک معمول اور ایک فعل ہو۔

ترتیب کی اس سطح پر ہی ہم کو اسے جملے طے لگتے ہیں جو ان بنیادی اصولوں سے انحراف کرتے ہیں۔ معمول طاق کا کام کرتا ہوا ملتا ہے اور طاق معمول کا۔ اس کے علاوہ اسی تراکیب بھی ملتی ہیں جن میں عمل مکمل نہیں ہوتا اور وہ کسی دوسرے حامل طاق یا طاق معمول عمل ساختہ سے جڑی ہوتی ہیں۔ یا ان کا حصہ ہوتی ہیں۔ یہ طرح طرح کی تراکیب اور زبان کے طاق توسیع تبدیلی اضافی وغیرہ کے قاعدے زبان کا مخصوص ڈھانچہ بنا کر دیتے ہیں۔ یہ تمام زبان کی اپنی یا بیرونی کہلاتی ہے۔

اوپری سطح کے جملے میں آواز گو کام اور معمول کے علاوہ جتنی بھی تراکیب آتی ہیں وہ خود بنیادی نہیں ہوتیں بلکہ اندرونی ساختہ میں مزید آواز گو کام اور معمول کا رشتہ رکھتی ہیں اس طرح رشتوں کا ایک لمبا سلسلہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔

زبان کی ابوری قواعد میں طاف موصول اور عمل کے مصوات کو دو بڑے زمروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اسم اور فعل لیکن اندرونی مجرد سطح پر یہ تقسیم اگر کر لیجیں ہوئی کوئی کہ اگر چیزوں کے ساتھ ہی اسی حالتوں کو اسم کا نام دیا جاتا ہے جو درختانہ عالم، علمی حالتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً جال۔ چلن۔ رفتار وغیرہ۔

درختانہ قواعد کی ساری پیچیدگی اسی بات سے پیدا ہوئی ہے کہ اندرونی ساختہ کے لیے ح سادہ بنیادی اور محدود رابطے قدم بقدم تبدیلیوں کے ذریعہ زبان کی ابوری ساختہ تک آئے آئے ہزاروں نئے نئے رجحانوں میں الجھنے چلنے جاتے ہیں۔

اندرونی ساختہ کا مطالعہ کرنے کے لیے کوئی واضح اور حقیقی اصطلاحیں نہیں ہیں اس لیے ہم طاف موصول عمل کے ساتھ کوئی اصطلاحوں طاف موصول فعل اور موصول اصطلاحوں اسم اور فعل کا استعمال کریں گے جو اس بات یا افعال اندرونی ساختہ میں بنیادی نہیں ہوں گے بلکہ بنیادی رابطوں کی تبدیل شدہ صورت ہوں گے ان کی وضاحت کردہ ہیں کہ کوئی ہر زبان کی طرح اردو میں بھی ہزاروں نئے بنیادی اسما اور افعال ہیں۔ اب ہم آسانی کے لیے چلیے کہ "ج" مان لین آواز کر کو "الف" کام۔ حالہ یا سلسلہ بتائیے والی لفظوں کو "ف" مان لین موصول عام اور ہر جملہ میں نہیں ہوتا اس لیے موصول کو فعل کے ساتھ ہی رکھیں جہاں فعل کے ساتھ موصول ہو وہاں فعلی ترکیب کو مزد حصوں میں تقسیم کریں۔

اب ہم اس ترکیب سے جملوں کی وضاحت کریں اور دیکھیں کہ مندرجہ بالا کسوی کے مطابق جملوں کی بیرونی ساختہ کے نیچے یہاں یہ اندرونی رجحانے اردو میں کسے عمل کرتے ہیں۔

۱۔ اس نے تیرہ روز کا

۲۔ اس نے چالو سے تیرہ روز کا

۳۔ اس نے زمین پر پھیل کر چالو سے تیرہ روز کا

دوسرے چلیے کو اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے۔

۲۔ اس نے ٹیوٹز کھائے گئے لیے چالو کا استعمال کیا  
( بحقیقہ طور پر عمل )

اس طرح اس میں سے دو جملے نکلتے ہیں ۔

۱۔ اس نے ٹیوٹز کا

۲۔ اس نے چالو استعمال کیا

زمان پر مشدد کر ۔ اس نے چالو سے ٹیوٹز کا

اس میں ایک فرق ہے ۔ " کر " کام کی عدم و تاخیر بتاتا ہے

وہ ٹیوٹز کاٹ کر زمان پر مشدد

زمان پر مشدد کر ٹیوٹز کا

لیکن جہاں تک پہلی کسوٹی کا تعلق ہے یہ *paraphrasing* درست ہے ۔

وہ زمان پر مشدد

اس نے ٹیوٹز کا

اس نے چالو استعمال کیا

اس طرح تمام جملوں کی یہی تفسیر کی جاسکتی ہے اور ان کے تمام حصوں کی بھی ۔

ہاں نے آتا سے بچے کو کھانا کھلوا دیا

ہاں نے آتا کو حکم دیا

آتا نے کھانا کھلایا

بچے نے کھانا کھایا

اسی طرح متعدد متعدد میں جملے واسطے ہیں ایسے ہی جملے ہیں ۔

ویک جملے ۔

وہ کھانا جو تم نے بھیجا تھا بڑی خوبی سے کھایا گیا

عدم و تاخیر یا اور دوسرے اسی طرح کے مطالب کیسے کیسے

ظاہر ہوئے ہیں یہ بات بعد میں زیر بحث آئے گی ۔

زبان زندگی کی ترجمان ہے۔ اس میں جو کچھ زندگی میں ہوتا ہے جسے انسان سمجھنے میں اور جسے محسوس کرنے میں سہا یان کیا جا سکا ہے۔ توسل کا عمل بہت پیچیدہ ہے۔ زبان کو اسکا ساتھ دینے کے لیے ان تمام پیچیدگیوں کے اظہار پر قادر ہونا پڑتا ہے اس لیے اندرونی طور پر انتہائی سادہ رابطے رکھنے کے باوجود اوپر ساخت میں زبان پر انتہا پیچیدگیوں کی حامل ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی خواہشات و طبیعت اور وطنیت - احساسات - ارادے - بے ارادگی - بے غلطی - نصیحت - نصیحتیں عریض - عظام - وغیرہ ہر قسم کے معجزات کو زبان کی ساخت کے ذریعہ ظاہر کیا جا سکتا ہے ۔

زبان کے ان اوصاف میں سے بہت سے وصف کو زبان کے لغوی عناصر کے معنی میں شامل ہوتے ہیں اور کچھ وصف زبان کی مخصوص ساخت کے ذریعہ ظاہر کیے جاتے ہیں۔ لغوی عناصر کے علاوہ ان اوصاف کو ظاہر کرنے والے کچھ اور لغوی زمرے ہوتے ہیں۔

(۱) - میں - ان زمروں میں زبان کی مخصوص ساختیں بھی شامل ہوتی ہیں مثلاً *linearization* یعنی زبان میں ترتیب گردان اور التظاف کے آپسی ارتباط کا عمل

(۲) - اور اسے تمام صرفی عناصر آتے ہیں جنکے عمل کا تصدیق زبان کے اندر صرف لسانی حقیقت سے کیا جا سکتا ہے۔

صنوی ساخت کا مطالعہ مندرجہ ذیل چار نکتہ پر مبنی ہوتا ہے۔

(۱) - آکازکو معمول اور عمل کے بنیادی دھڑے بتاتا۔ کوئکہ فعل اہم ہوتا ہے اس لیے اس طرح *notate* کر سکتے ہیں۔ فعل اس لیے اہم ہوتا ہے کہ فعل ترکیب کی ساخت

میں معمولی سی تبدیلی زبان میں کی اوپری ساختہ میں غلط کو نحوی معمول اور معمول کو  
 کو نحوی غلط کا درجہ دے دیتی ہے۔

۱۔ فعل غلط

۲۔ فعل - غلط - معمول

(۲) اس میں لغوی عناصر کی جدولہ مجردانہ طور پر

جا ۲ مجرد غلط

کھا میں مجرد غلط ہائی پھل

properties کا

اس سطح پر معمولی طور پر لغوی عناصر کی معائناتی

جائزہ لیا جاتا ہے خلاً جہان دو اسم ہونے میں وہاں عوی طور پر زندہ جہان  
 غلط ہوتی ہیں اور یہ جان معمول - اسکی صورت میں جہان انسانی اور غیر انسانی اس  
 ہونے میں وہ انسانی اسط عام طور پر غلط اور غیر انسانی معمول ہونے میں - جہان  
 خصوصی اور غیر خصوصی اسط ہونے میں وہاں خصوصی غلط اور غیر خصوصی معمول -  
 اس طرح افعال کے انتخاب کے لیے ان کے معائناتی  
 جائزہ لیا جاتا ہے خلاً

اسے افعال جو عمل بتاتے ہیں عام طور پر جائداد اور اسط کے ساتھ آتے

ہیں - جو حالت بتاتے ہیں صب کے ساتھ آگئے ہیں اس انتخاب کے اصول میں جو ~~معلوم~~ <sup>کرتی</sup>  
 ہوتی ہے وہ ہم قواعد کے نام سے موسوم ہوتی ہے - اور اسلوباء میں اہمیت رکھتی ہے -  
 صفہ عام طور سے فعل کے مائل صحیح جاتی ہے کیونکہ اسم کی حالت  
 بتاتی ہے۔

کلم کی اور ہائی اسمیں اندرونی ساختہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتی بلکہ

بیرونی ساختہ سے رکھتی ہیں -



(۳) لغوی معاصر کا انتخاب -

جا حد	آ محدود
پہل	کھا محدود
ہاں	ہی حد

(۴) اس طرح جملہ کا معنی خاکہ تبدیلیوں کے اگلے قدم کے لیے تیار ہو جاتا ہے

اب *diectic qualities* کی فہرستہ کی شکل آتی ہے۔ اور اس خاکے میں ان *qualities* کی ضرورتوں کے لحاظ سے *diectic categories* قدم بہ قدم تبدیلیوں کے مطابق شامل ہوتی جاتی ہیں اور ان کا تراجم اور لغوی معنی واضح ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً

کھا حد پہل

حد پہل کھا

زمانہ حال بتانے والا اشارہ

حد پہل کھاتا

حد پہل کھاتا ہے

مثلاً ہاں کی صورتوں کے مطابق -

حد پہل کھاتا ہے۔

اردو کا بنیادی جملہ ہے جس میں اندرونی ساختہ کے چاروں اصول پوری

طرح گھومتے ہیں - اب ہم ان اصولوں سے اس سوال کو سیکھے ہیں - مثلاً ہم کہیں -

پہل حد کھاتا ہے

اس جملہ میں توبہ بدلنے سے جملہ مبہم ہو گیا۔ کیونکہ انسانی اور خصوصی

ہونے کی وجہ سے حد کو ظاہر ہونا چاہیے۔ اس لیے لہذا حد کے ظاہر ہونے کی

طرف ہی منتقل ہوتا ہے۔

*diectic category*

حد کو ضمیر بتانے کے لیے معمولی حالت کو ظاہر کرنے والی

استعمال کرتی ہوتی ہے۔ اردو میں معمولی حالت کو ظاہر کرنے والا *marker* نشان ہے۔ "کو"

بھل محبہ کو کھاتا ہے

اب جملہ عوی نہیں رہا لیکن قواعدی ہو گیا اب اگر واقعات کی کوئی ایسی صورت  
پیدا ہو جسے اساطیری کہانوں میں یا کسی خاص ظہور کو واضح کرنے کے لئے اس جملے  
کا استعمال ہو سکے تو یہ قابل قبول ہے۔ مثلاً - آج کے معاملے کا ۷۶ء میں۔

"ہم روی نہیں کھاتے بلکہ"

روی ہم کو کھاتی ہے۔"

"آج انسان کو پسماندہ کھاتے جارہا ہے"

"آج انسان کو نکرین کھاتے جارہی ہیں"

وہ ناقابل قبول کہو رد کیا جاسکتا ہے۔

عام لغوی عناصر اپنی معنائی *properties* کے اعتبار سے ہندوؤں میں  
قسم کیے جاسکتے ہیں۔ لغوی عناصر کی یہ تقسیم اس میں سے انتخاب اور انتخاب پر پابندی  
کے اصولوں کو سمجھ لینے کے بعد مطالب کے ہر قسم کے ابہام کو سمجھا جاسکتا ہے اور  
اس کی ضرورت کی جاسکتی ہے۔

لیکن یہ ایک بہت وسیع موضوع ہے جن پر اس مقالے میں بحث نہیں کی جاسکتی

انتخاب اور اس پر پابندیوں کا معاملہ صرف اردو کی <sup>معنوی</sup> ساختہ تک ہی محدود نہیں

ہوتا بلکہ یہ تمام تہذیبوں میں قدم قدم پر اپنی ساختہ تک آتا ہے۔

عام طور پر معنائی *properties* زبان کے اندر دو طرح سے پائی جاتی ہیں -

۱۔ وہ *properties* جو لغوی عناصر کی ساختہ کے اندر شامل ہوتی ہیں -

۲۔ جو لغوی عناصر کی حد سے باہر کے ذریعہ ظاہر کی جاتی ہیں اور جن کے

اظہار کا طریقہ زبان کے قواعدی عمل کے تابع ہوتا ہے۔

معنائی *properties* لا محدود تعداد کا نام ہے۔

ان *properties* ۴ وجود دو آگائی ہے لیکن عمل آگائی نہیں ہے۔

کہہ زبانوں میں  $\sim$  لغوی عناصر کے اندر ہی شامل ہوتی ہیں جبکہ دوسرے زبانوں میں ایسا اظہار نحو، طور پر کیا جاتا ہے۔ اسی لیے ان *properties* کے نحو اور معنائی عمل میں تیز کڑا ممکن نہیں ہے۔

اردو لغوی عناصر میں جنہیں عروقی معنائی اور نحو *properties* ۔

”اسم“

عام طور پر اردو اس کا معنائی *properties* کے لحاظ سے

- |    |           |            |
|----|-----------|------------|
| ۱۔ | مادی      | نور مادی   |
| ۲۔ | جاندار    | بے جان     |
| ۳۔ | انسانی    | نور انسانی |
| ۴۔ | خاص       | عام        |
| ۵۔ | آپاد عنصر | ثابت عنصر  |

زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق زمرے بنائے

جا سکتے ہیں۔ صرف وہی اس کا اس سطح پر اسم کے زمرے کے حصہ آتے ہیں جو کسی چیز یا آدمی یا جانور کے نام ہوں اور فعل کی کوئی ایسی اسمائی شکل نہ ہوں جو معمولی سے فعل میں بدل جائیں ۔

اس زمرے مادی کے ذریعہ فعل کے معنائی انتخاب میں مدد مل سکتی ہے۔

مثلاً بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جو اگر بے جان اشیا کے ساتھ استعمال ہوں تو انہیں

مجهول مطلق کہا جوتے ہیں اور اگر جاندار کے ساتھ آئیں تو معلوم مطلق ۔

چھپر اٹھا

طوفان اٹھا

شور اٹھا

آدھ اٹھا

دھڑو

پھل اٹھا

سو کو متاثر کرنے کی مثال پہلے بھی دی جا چکی ہے اور یہاں مزید مثالیں

دی جارہی ہیں -

جان دلو - بے جان -

محبوب پھل کھاتا ہے

پھل محبوب کو کھاتا ہے

آج کل کے زمانے میں روٹی انسان کو کھاتی ہے -

انسانی فو انسانی -

دکارہ فو پگڑا ہے

فو دکارہ کو پگڑا ہے

خاص اور عام -

دو دود بھائی گئے

حادث اور محبوب کو بلانا کیا

فعل -

*properties*

لر دو میں فعل کی اپنی معانی (معنی زیادہ نہیں ہیں - معنی کے تمام پہلو

لر دو فعل میں نحوی طور پر ظاہر کئے جا سکتے ہیں - صرف اسی قسم اس سطح پر کی

جا سکتی ہے مثلاً -

۱- وہ افعال جو اسے فعل کا اظہار کرتے ہیں جن کو جائد اور اسما انجام

دے سکتے ہیں مثلاً - کھانا - پینا - آنا - جانا - کرنا - مونا - جاگنا -

۲۔ اسے فعل جو جان دار کے ساتھ بھی آئے ہیں اور یہ جان کے

ساتھ بھی لیکن ظہور میں فرق ہو جاتا ہے۔ جیسے اٹھنا

۲۔ حالت بتانے والے افعال

لیٹنا - کھڑا - بڑھنا - سمجھنا وغیرہ

صفحہ بھی لغوی عنصر ہے جو اسم کی حالت بتاتی ہے لیکن ادرونی ساختہ کے

اعتبار سے صفہ وہی کام انجام دیتی ہے جو فعل کرتا ہے اس لیے اس باب میں صفہ کا

الگ بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ۔

نحوی طور پر فعل دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔

۱۔ اسے افعال جو لغوی طور پر اسے عمل کا اظہار کرتے ہیں جو ایک

کرنے والے شروع ہو کر کسی معمول پر ختم ہوتا ہے جیسے۔

حادث کھانا کھانا ہے

بلی بلی بلی ہے

ان کو متعدی کہا جاتا ہے۔

۲۔ اسے عمل کا اظہار جو کرنے والے کا عمل بتاتا ہے یا اس کی حالت

جیسے۔

حادث آتا - حادث لپٹا ہے - حادث کھڑا ہے

ان کو لازم کہا جاتا ہے۔

متعدی متعدی اور ناقص کہے جانے والے افعال متعدی نہیں ہیں

اس لیے ادرونی ساختہ میں ان کا بیان نہیں کیا جاسکتا وہ کسی

نہ کسی *context feature* یا *diectic qualities* کے اظہار

کے لیے قواعدی عمل کے ذریعہ متعدی یا لازم کی بدلی ہوئی ممکن

ہوتے ہیں اور اندرونی سطح میں مجرد تصورات کے تحت آتے ہیں۔ یہ تصورات زبان کی اوپر سطح میں تصور طریقہ پر فو لغوی عناصر کی مدد سے بالخصوص توجہ کی مدد سے قواعد عمل کے ذریعہ ۱۸ مرتبہ کہے جاتے ہیں۔ ہر زبان کے بولنے والے اپنے اندر اتنی ملاحظیں نو رکھتے ہی ہیں کہ ان میں سے ہر مجرد تصور کو حسب ضرورت دسیوں طریقوں سے ظاہر کر سکتے ہیں زبان کی اندرونی سطح پر یہ تصورات بہت سادہ ہوتے ہیں لیکن اوپر سطح تک پہنچتے پہنچتے ان کے اظہار میں بھی بے انتہا سجدگان پیدا ہو جاتی ہیں۔ بدلتوں کے پیچھے عمل کو سمجھنا اور ان کو گرتہ میں لینے کے لحاظ سے بتانا ہی در حقیقت قواعد زبان کا کام <sup>دان</sup> <sup>ہے</sup> کہتے ہیں۔

مثلاً صرف مستقبل کے ظہور کو ظاہر کرنے کے لئے عوی طور پر اردو میں بہت سے طریقے رائج ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

- ۱۔ آئے گا
- ۲۔ آتا رہے گا
- ۳۔ آتا رہتا ہوگا
- ۴۔ آئے والا ہے
- ۵۔ آند جائے
- ۶۔ نہین آئے گا

اندرونی سطح کے ان تصورات اور بروی سطح کے اظہار کے رابطے صرف براہ راست نہین ہوتے مثلاً مستقبل کے ظہور کا اظہار حال اور ماضی کے مہنوں سے بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے



## بیرونی ساخت

بنیادی معنی، ساختہ سے اور اقلہ کر جملہ زبان کی اپنی مخصوص ساختوں اور

دہد بلون من سے گزرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

کسی مخصوص زبان کی اقلہ مجرد تصورات من اس زبان کے لغوی اور غیر لغوی عناصر کی شمولیت کے لیے تیار ہوتا ہے۔ ان کو زبان کے اپنے ہونے کے مطابق ترتیب دینے کی منزل آجاتی ہے۔ زبان کے اپنے قاعدوں کے مطابق جس اصول کے تحت ان کو ترتیب دیا جاتا ہے اس کو *linearization* کہتے ہیں یعنی زبان کی اپنی نحوی ترتیب و ساختہ بہ من باتوں پر مبنی ہوتی ہے۔

۱۔ *concord* نحوی تعلق

۲۔ *Deletion* حذف

۳۔ *Pronominalization* ضمیر

نحوی تعلق - اردو من نحوی تعلق دو طرح ہوتا ہے۔

۱۔ ترتیب

حالیاتی  
اردو ساختہ کی بنیادی سطح پر اردو جملے کی ترتیب لحاظ معمول اور فعل

کی ہوتی ہے۔

۲۔ اردو ساختہ کے جملے من ترتیب اسی صورت من خاص طور پر اور مکمل طور پر



اہم ہوتی ہے جب فاعل اور مفعول مائل نحویہ ہونے کے حامل ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ان کی *properties* بھی یکساں ہوتی ہیں۔

جاء اور	{	ہائمی ہو مارا ہے
نہو انسانی		ہو ہائمی مارا ہے

لیکن نحویہ ہونے اور معنائی *properties* کا معمولی اختلاف ترکیب کی

نحویہ اہمیت کم یا عدم کو دیتا ہے۔

جاء اور انسانی	ہو مارا ہے
جاء اور نہو انسانی	ہو ہو مارا ہے
ہو مارا ہے	ہو مارا ہے

اردو زبان کے مخصوص رجحان کے مطابق انسانی اسما اس قسم کی تراکیب کی

میں بنا کر کے استعمال نہیں ہو سکتے

## ۲۔ گردان - گردان

اردو کی اہری ساختہ میں گردان کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ گردان اردو جملے

کے فاعل مفعول اور فعل تینوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

گردان اور ترکیب کا مطالعہ اردو جملے کے نحویہ تعلق کے مطالعہ کے لیے

دو سطحن اور فراہم کرتا ہے۔

۱۔ براہ راستہ نحویہ تعلق

۲۔ بالواسطہ نحویہ تعلق

اوپر، سطح میں فاعل اور مفعول اسم یا اس کی تراکیب پر مبنی ہوتے ہیں

اور فعل عطفہ فعلی تراکیب پر جو اردو جملے فاعل مفعول کو اسم فعلی تراکیب یا

اسم اسم فعلی تراکیب کی صورت میں قبول کرتے ہیں۔ ان کا نحویہ تعلق براہ راستہ

ہوتا ہے اسی صورت میں فعلی تراکیب عطفہ اپنے فاعل کی *semantic properties*

۴۔ ڈیڑھ اردو زبان کے مخصوص رجحان کے مطابق (انسانی رسا اس قسم کی ترکیب میں بنا "و")  
 کے استعمال میں آتے ہیں۔  
 دوسری طرف

مطابق گردان قبول کرتی ہے مثلاً اسی اسی تراکب کے ساتھ جن میں اسم خود گردانی  
 ہوتی حالت قبول کر لیتے ہیں نحوی تعلق کی توجہ بدل جاتی ہے۔ اور تراکب کی اندرونی  
 ساخت احمسہ اختیار کر لیتی ہے اسے تعلق کو بالواسطہ نحوی تعلق یا تراکب پر مبنی  
 نحوی تعلق کہا جا سکتا ہے۔ یہاں تراکب کے اندرونی نو بنیادی توسیع سے جو فعل کی  
 تصوری صورت پر افراد از نہیں ہوتی کوئی بحث نہیں ہے۔

( اندرونی نو بنیادی توسیع سے مراد توصیلی اضافی وغیرہ توسیع ہے جس کا اسم  
 کے باب میں اسی تراکبی ساخت کے ضمن میں مطالعہ کیا جائے گا۔ )  
 اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو جملے میں نحوی تعلق براہ راست بھی ہوتے  
 ہیں اور جملے کی نحوی تشکیل تراکب پر مبنی بھی ہوتی ہے۔  
 جن جملوں میں نحوی تعلق تراکب پر قائم ہوتا ہے ان میں فعل غیر شخصی ہوتا  
 ہے وہ نہ اپنے فاعل سے مطابق کرتا ہے اور نہ مفعول سے۔

غیر نے حاجی کو مارا

بلی نے چوہے کو مارا

ان جملوں میں مارا نہ غیر سے نہ بلی سے اور نہ چوہے سے مطابقت کر رہا ہے۔  
 اردو زبان میں یہ طریقے بہت زیادہ قبول ہیں۔ ان کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ جب جملہ حالت تراکب پر قائم ہوتا ہے

۲۔ جب جملہ میں ہم مطابقت کی کیفیت ہوتی ہے۔

حالی صورت (۱) انہوں نے لڑکے کو صدر بنا لیا

انہوں نے لڑکی کو ٹھک بنا لیا

انہوں نے لڑکی کو صدر جن بنا لیا

اسا نہیں کرتا جملے

اسے نہیں کہتا جملے

اس طرح سوچنا ٹھیک نہیں ہے

اسی بات نہیں کہتا جملے

اس بات کو کہنا ضروری ہے۔

بات کہنا بھی

Instructions  
تشریح

اس طرح کی صورت میں متعدد افعال کے ملنے اور تمام فقرہ مخصوص  
کے جملے آجائے ہیں اس کے علاوہ لازم افعال کی مجہول صورتیں جو درجہ فقرہ مخصوص  
جملوں کی ایک قسم ہیں اس میں شامل کی جانی چاہئیں۔

مجھے نہیں آتا تھا۔

اس سے نہیں جانا تھا۔

تم سے اس جارہائی پر نہیں سوتا تھا

(۱) اس سے نہیں چلا تھا

(۲) وہ چلا تھا

(۱) یہ "سے" والی اسی ترکیب اور "حالہ تمام کے ساتھ" "گیا" والی

ترکیب اردو کا ایک مخصوص construction ہے جو مجہول کہلاتا جا

کتا ہے اس کے برخلاف لایہ صورت والی (۲) اسی ترکیب کے ساتھ

اس طرح کی فعلی ترکیب دوسرے طرح کے نحوی تعلق کی حامل ہوتی ہے۔

تمام طور سے روایتی قواعد میں صرف متعدد افعال کے مجہول طور پر بتائے

جائے ہیں۔ لیکن ہدرجہ بالا مخصوص ترکیبیں صورت کے اعتبار سے مجہول کہے جاتے والے

جملوں میں ہی شامل ہوتی چاہئیں۔

خالین صورت نمبر ۲۔

ان میں وہ تمام جملے شامل ہوتے چاہئیں جن میں فعلی تراکیب ان تراکیب

سے مطابقت کریں مگر جو اسے تعلق کے جملوں میں معمولی اہمیت رکھتی ہیں یعنی "کو"

والی تراکیب میں بدلی جاسکتی ہیں۔

۱۔ انہوں نے لڑکا صدر بنا لیا

۲۔ وہ لڑکا صدر بنائے ہیں

- ۴۔ لڑکے کو صدر بتاتے ہیں  
۴۔ انہوں نے لڑکی بتا دیا کہ بتائی  
۵۔ وہ لڑکی بتا دیا کہ بتاتے ہیں  
۶۔ وہ لڑکی کو بتا دیا کہ بتاتے ہیں  
۱۔ انہوں نے لڑکی کو صدر بتائی  
۲۔ وہ لڑکی کو صدر بتاتے ہیں

معدی افعال کے مجہول جملے -

لوگوں کے ذریعہ ساٹن لدا دیا گیا  
ساٹن لدا دیا گیا  
دوبی کھائی گئی  
کتاب دی گئی

اردو میں اسے افعال کا ایک گروپ ہے جو معدی طور پر مجہول یا *reflexive* نوعی فعل  
کہلاتے ہیں اور *constructions* میں مجہول تراکیب کے مقابل ہوتے ہیں -

دروازہ کھلا

دروازہ کھولا گیا

ہم سے دروازہ نہیں کھولا گیا

ہم سے دروازہ نہیں کھلا

✖ کھلا گیا

ساٹن لدا

✖ لدا  
ہم سے ساٹن نہیں لدا گیا

اس طرز کے افعال کو *reflexive* افعال کہا جا سکتا ہے صرف و افعال

میں معدی یا معدی افعال کی تشکیل میں بنیاد بنتے ہیں اور نوعی طور پر ان  
افعال کے مجہول کا فعل کرتے ہیں - ان افعال سے بنتے والے جملوں میں عامل کوئی جاننے والا  
ان معدی فعلی تراکیب سے بنتے والے جملے اپنے معمول مطابق کرتے ہیں -

یا کہی تھی

زیر دینا تھا

اس طرح سے نحوی تعلق کے اعتبار سے اردو کے جملوں کو تین گروہوں میں تقسیم

کيا جاسکتا ہے اسے جملے جن میں نحوی تعلق براہ راست ہوتا ہے فعل اپنے فاعل سے  
مطابقت کرتا ہے اور اپنا اثر اپنے فاعل پر ڈالتا ہے۔ یا نہیں ڈالتا ۔

(۲) اسے جملے میں ہم مطابقت دیتی ہے اور فعل اپنے فاعل سے مطابقت کرتا ہے

(۳) اسے جملے جن میں جملے کی تشکیل تراکیب پر مبنی ہوتی ہے اور فعل فاعل سے  
ہو جاتا ہے۔

ان تینوں قسموں کے جملوں کی بکسان فوائد و طریقوں سے مطالعہ کرنا خاصہ مشکل  
کام ہے اس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ جملے کو بنیادی طور پر تراکیب میں  
تقسیم کر لیا جائے اور پھر ایک طرف ان تراکیب کے نحوی تعلق کا مطالعہ کیا جائے اور دوسری  
طرف تراکیب کو اندرونی ساختہ کا تراکیب کی تقسیم کے لیے واسطہ تعلق کے جملوں کو  
بنیاد بنایا جا سکتا ہے کیونکہ ان کا مطالعہ سب سے آسان ہے پھر ان جملوں کو کسی  
بنیاد دوسری قسموں کو تراکیب میں تقسیم کر لیا جائے

عام طور پر اردو جملے میں کم سے کم ایک اسی ترکیب اور ایک فعلی ترکیب ہوتی  
ہیں۔ کم سے کم واسطہ تعلق والے جملوں میں ایسا ہونا لازمی ہے۔ واسطہ تعلق کے جملے بھی  
اسم فعل پر مبنی ہوتے ہیں اور کہی اسم + (اسم + فعل) پر لیکن ان میں فعلی  
تراکیب کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جملہ اسی ترکیب + فعلی ترکیب سے بھی بن سکتا ہے۔  
اور اسی ترکیب + (اسی ترکیب + فعلی ترکیب) سے بھی فعل میں مصلوبی تبدیلی سے اسی  
اسی ترکیب کا عمل بدل بھی سکتا ہے۔

اسی ترکیب اور فاعلی ساختہ کے اعتبار سے صرف ایک اسم یا ضمیر پر بھی مشتمل ہو

سکتی ہے اور اسم اور لوازم اسم بھی۔ یہ اسی ترکیب جملے کے اندر نحوی طور پر فاعل کا

کام انجام دہی ہے یا معمول کا تبدیلی یا توسیلی اس کا ترکیب کی استقامتی ساختہ ہے  
 کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مثلاً "نے" والی تراکیب ہوں یا "کو" والی یا "سے" والی شکریہ  
 کی سطح پر یہ اسم کی محدود صورت قبول کرتی ہیں۔ یہ تراکیب تشکیل ہونے کے بعد  
 جملہ میں جاملتے جو نحوی عمل انجام دہی ہوں اسی طرح فعلی تراکیب ایک فعل پر  
 قائم ہو سکتی ہیں اور مرکب افعال پر بھی اور مطلقاً کے ذریعہ ان کی توسیع بھی ہو سکتی  
 ہے۔

جملہ کے اندر تراکیب کی ترکیب

لڑکا + آبا

لڑکا + کھانا + کھانا ہے

موہن کی نگاہیں + دودھ + دہن ہے

دام + ہے

دام + راجہ + ہے

عوام + صدر + منتخب کرتے ہیں

عوام + عالم کو + صدر + بناتے ہیں

موہن + رولی + کھانا ہے

موہن نے + رولی + کھائی

موہن نے + رولی کو + کھایا

۱۔ موہن + لڑکی کو + صدر + بناتا ہے

۲۔ بڑھئی + لڑکی سے + صدر + بناتا ہے

۳۔ لڑکی + صدر + بنی

لڑکی + صدر + بنی

صدر + بنا

صدوق + بنا

صدر + بنا یا گیا

صدوق + بنا یا گیا

(۱) مومن + دروازہ + کھولتا ہے

مومن + دروازہ + کھلتا ہے

مومن + دروازہ + کھولا جاتا ہے

مومن کے ذریعہ + دروازہ + کھولا جاتا ہے

مومن نے + دروازہ + کھولا

مومن نے + کھڑکی + کھولی

مومن نے + کھڑکی کو + کھولا

اردو جملے میں تراکیب کی معمولیت کے لئے یہ انتہا وسعت کا امکان ہے۔ یہ تراکیب

تقریباً دو طرح کی ہوتی ہیں۔

ایک تو وہ تراکیب جو فعلی تراکیب سے نوع بنود وغیرہ قائم کرتی ہیں مثلاً

صفائی سمیٹنا وغیرہ یہ معمولیت براہ راست نحوی تعلق کے تحت ہوتی ہے۔

دوسرے تراکیب کا تراکیب کے اندر آنا جو معمولیت در معمولیت کا عمل کہا جا سکتا

ہے یہ بالواسطہ نحوی تعلق کے تحت میں آتا ہے۔

جیسے جیسے زائد تراکیب جملے کی توسیع کرتی جاتی ہیں جملے کے اندر نحوی

عمل کے اعتبار سے تراکیب کی جگہیں خرد ہوتی جاتی ہیں عموماً طور پر یہ ترتیب کسی نہ

کسی حد تک مضبوط ہوتی ہے لیکن اسلوب طور پر یا زور یا غدد وغیرہ کے لئے ان تراکیب

کی ترتیب میں ردوبدل بھی ہوتا ہے۔

اوردو جملے مخصوص حالات کے ناموں عام طور پر فعلی تراکیب پر قائم ہوتے ہیں جملے کے شروع میں اسی تراکیب ہوتی ہیں۔ لیکن وہ بنائے والی نمونہ تراکیب اسی تراکیب سے پہلے ہی آتی ہیں ۔

آج کل حادث بنارس میں رہتا ہے

وہ کل سنبھل گیا تھا

اور بعد میں بھی

حادث آجکل بنارس میں رہتا ہے

وہ کل سنبھل گیا تھا

تراکیب کے اس رد و بدل سے تواتر، ساختہ پر کوئی اثر نہیں پاتا البتہ معائناتی

طور پر مضمون میں متعلق پہلو پیدا ہو جاتے ہیں ۔

جملے کے اندر تراکیب کی نحو تراکیب

راستہ تعلق کر جملوں میں وہ اسی تراکیب سے پہلے آتی ہیں ۔ جو نحو

اور ہر فاعلی عمل کوئی ہیں اور اندرونی ساختہ میں فاعل کی مطلق سمجھی جاتی ہیں ۔

وہ / سنبھل گیا تھا

حادث / بنارس میں رہتا ہے

مومن / کانپے کو روٹی دیتا ہے

مومن / مومن کو مارتا ہے

حادث / لڑکے کو پکارتے ہیں

انہیں جملوں <sup>base</sup> بنا کر ہم دوسرے اور تیسرے قسم کے جملوں کے تحت اندر

تراکیب کے نحو عمل کا تعلق کر سکتے ہیں ۔

مومن نے / کانپے کو روٹی دی



موہن نے / موہن کو مارا

اس کے بعد وہ اسی تراکب آتی ہیں جو معمولی عمل رکھتی ہیں - یہ دو طرح کی ہوتی ہیں "کو" والی اور بندہ "کو" کے - اگر دونوں طرح کی تراکب چلے میں وجود میں تو "پہلے کو والی" تراکب آئین کی اس کے بعد بندہ "کو" والی -

موہن نے / گائے کو / روٹی / دی

سب سے آخر میں فعلی تراکب آتی ہیں -

چلے کے اندر قابو، تراکب کی جگہ میں دھوکہ عمل کے اعتبار سے ردوبدل ہوتی رہتی ہے - تراکب اپنی اندرونی ساخت کے اعتبار سے کیونکہ بار بار آنے والی ہوتی ہیں اس لیے اگر صفائی تراکب اسی تراکب کے اندر اور تجزی تراکب فعلی تراکب کے اندر ہائی جاتی ہیں -

مجہول جملوں اور معکوس افعال والے جملوں میں اولیہ ان اسی تراکب کو مل جاتی ہے جو نمبر ۱ قسم کے جملوں میں یعنی راست فعلی کے جملوں میں معمولی عمل کی حالت ہوتی ہیں -

موہن / دروازہ / کھولتا ہے

دروازہ / کھلا

دروازہ / کھولا گیا

لوگوں / سامان / لارہا ہے

سامان / لدا

بڑھتی صندوق / بناتا ہے

صندوق / بناتا ہے

راجہ / ملکہ / چنتا ہے

ملکہ / چنی جاتی ہے

حادث	مروی کھاپ /	لے گیا
	مروی کھاپ /	لے جاتی گی
حادث	روٹی	کھاتا ہے
	روٹی	کھاتی گی
	کھانا	کھاتا گیا

اردو فعل میں مہولہ کا معنائی وصف انتہائی مکمل ہے۔ اس لیے مہولہ کے وصف کا بیرونی سطح پر اظہار کرنے کے لیے کبھی بھی غلطی ظاہری تراکیب سے مدد لینے کی ضرورت نہیں پڑتی اس لیے وہ مہول اور محکمی افعال والے جملوں میں لازمی طور پر مخروف ہوجاتی ہیں اور ان کا استعمال تالابل قبول اور غیر قواعدی سمجھا جاتا ہے۔ اسی تراکیب کے حذف کے بعد اس طرح کے جملے عموماً ہوجاتے ہیں -

حادث روٹی کھاتا ہے

تالابل قبول - حادث کے ذریعہ روٹی کھاتی گی  
تراکیب کا حذف X روٹی کھاتی گی

البتہ الجنت تراکیب " کے ذریعہ " یا " سے " والی اسی تراکیب میں تبدیل ہوجاتی ہیں - یہ تراکیب کبھی جملے میں موجود ہوتی ہیں کبھی نہیں ہوتیں - اگر ہوتی ہیں تو عموماً میں بھی آتی ہیں اور درمیان میں بھی - <sup>خروٹی</sup> جملوں میں جب ظاہری تراکیب دہری ہوتی ہیں اس وقت پہلی تراکیب غلطی ظاہری تراکیب ہوتی ہے اور دوسری الجنت فعل کے مانس اور مانس ہونے سے تراکیب کی توسیع اور توسیع میں تبدیلی اور اضافہ ہوتا ہے۔

ظوار نے اس کے دو فکے کر دیے

راجہ نے ظوار سے اس کے دو فکے کر دیے

راجہ نے نوکر کے ذریعہ ظوار سے اس کے دو فکے کروا دیے فعل

ظاہر - نوکر نے سامان لایا

الجنت - مالک نے نوکر کے ذریعہ سامان لایا

غلطی ظاہر اس لیے تالابل قبول - نوکر کے ذریعہ سامان لایا گیا

- نوکر کے ذریعہ سامان لدوا یا گیا  
 نوکر کے ذریعہ اس کے فکریے کروا دیئے گئے  
 اردو میں تراکیب کی توسیع کی کوئی حد نہیں ہے۔

ہم مہر ہیں  
ہم مٹائے ہو مہر ہیں  
ہم غلام کو مٹائے ہو مہر ہیں  
ہم ہر قسم کی غلام کو مٹائے ہو مہر ہیں  
ہم دنیا سے ہر قسم کی غلام کو مٹائے ہو مہر ہیں

نعلی تراکب میں تھوڑی سی رد بدل جگہ میں تھی تراکب کی عولہ کے  
اعکانات کھولتی چلی جاتی ہے۔

سامان لدا

تو کہ جسے سلطان لاوا

مالک یہی نوکر ہے سامانِ لدواہا

دوسری طرف تراکیب کی ردوبدل معائناتی طور پر بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور مضمون کے تلے تلے افق پیدا کرتی ہے

نہی طور پر یہ رد و بدل گئی طرح کی ہو سکتی ہے

## ۱۔ نواکب کی الش پھر

تقریباً

اسے من ہونے لگے وہ پہلے کے ہار

اسے ہن مہکن پھلتنی نہی ان کی خیر

جو نہال کے ہاں ان کے لئے ۷۶ کمرے تھے

کیا عجیب تھا وہ آدمی بھی  
 آجگ کی جھوٹوں تو بے نشان ہے سچا  
 اصل میں آجگ کی جھوٹوں ہے نالایق  
 ایسا ہی الحال تو کھن لال آگے ہیں کافی سبب

نظم میں -

۱۔ تازہ پھر دانت، حاضر ہے کیا سو قدم  
 ۲۔ گدہ، دریا سے گزر سکے ہیں مائدہ نسیم  
 مسالہ خانے نواز رہ گئے مانی

(۲) تراکب کے اندر دوسری آہد تراکب کی شعلہ یعنی ان تراکب کی جو پہلے والی  
 تراکب کی سطح کا ذیلی تراکب نہیں ہیں -

مادھی تراکب کی -

تراکب کے اندر اسی جگہ مولیت جو ان کی طور جگہ نہیں ہے۔ اس کے / کونسی /  
 دل کو لگی دھن کے وہ گھٹن <sup>پہاں</sup> ٹھوٹی - کہی کہی تراکب اسی طرح سے آتی  
 ہیں کہ ظہور واضح نہیں ہوتا -

ترتیب کا اسام ۱۔ دلہن کو زور ہو ان کو ایسا ہی دیتا تھا

۲۔ اور ان کے گناہوں کو بھی کسی کو بھالا دیتا ہے

عام طور پر یہ صیغہ "کو" والی تراکب کے مادھی پھر آتی ہے۔

کہی دھو، دھو، کے لیر بھی تراکب میں اسی رد و بدل کی حالی ہے۔ کہ

طالب صدم دھچکا ہے۔

برہن کے دل کی بھی کچھ ذکر ہے تصویر کا سودا

برہن کے دل کی - بھی کچھ ذکر ہے تصویر کا

برہن کے دل کی تصویر کا کچھ ذکر ہے - بھی

برہن کے بھی دل کی تصویر کا کچھ ذکر ہے

برہن کے دل کی بھی تصویر کا کچھ ذکر ہے

برہمن کے دل کی تصویر کا بھی کھنڈ ٹکڑ ہے

لکھن گہنی اشیاء اس لیے بھی پیدا ہوتا ہے کہ بالکل سوچو چھوٹ چھوٹ دکھائے  
والے کی ترکیب کو ملا کر اچھوٹے طور پر ایک جگہ اس طور دکھائی دے رہا جاتا ہے  
کہ تعلق کی نوعیت واضح نہیں ہوتی ۔

دوسرے واسطے سے براسرار ہاں گولیاں لگی ہوئے کے باوجود بھی نگ کو  
استقامت لگا گیا تھا ۔

(۱) دوسرے واسطے سے براسرار ہاں نگ کیا تھا

(۲) دوسرے واسطے سے براسرار ہاں ڈائنامیٹ لگا گیا تھا

یہ دونوں ساختیں اندرونی ساختہ کے اعتبار سے ایک دوسرے کے متعلق ہیں اس لیے یہ  
شہوم چھوٹ ہے ۔

براسرار ہاں / نگ کیا تھا

ڈائنامیٹ لگا گیا تھا

غلط

سچ

گولیاں لگی ہوئے کے باوجود

ہاں کے گولیاں لگی نہیں

واقعہ میں گولیاں لگی نہیں

ڈائنامیٹ میں گولیاں لگی نہیں

اندرونی شہوم کی واضح نشان دہی نہیں کرتا

لہذا اصطلاح چلنے اور تلی کے چلنے اپنی ساختہ کے اعتبار سے بنیادی معانی جملوں

کے دہن میں آئے ہیں ۔ صرف تراکیب کی توسیع بنانے والی جملوں کے غلط کو تلی یا

استقام کے لیے غلط میں تبدیل کر دیا ہے ۔ استنباطیہ یا نظریہ جملوں کو بنیادی ساختہ میں

یا جملے کی اندرونی تراکیب کی بنیادی ساخت میں کوئی فرق نہیں پڑا کرتی ۔

لائی آئی ہے

لائی نہیں آئی ہے

لائی تیر دھڑی ہے

لائی تیر نہیں دھڑی ہے

اس میں صرف فعلی تراکیب کی توسیع ہوتی ہے <sup>کئی تجزی</sup> تراکیب کی طرح " نہیں " مثال ہوگا۔

ک لائی آئی

کا لائی آئی

کا آ لائی آئی

لائی ک آئی

اس میں استعنائی تراکیب <sup>استعنائی</sup> تجزی تراکیب کی طرح شروع میں بھی آتی ہیں اور فعلی تراکیب کی طرح فعلی تراکیب کی توسیع بھی کرتی ہیں ۔

استعنائی تراکیب اسی تراکیب کی جگہ بھی آ سکتی ہیں اور ان کا تصور عمل بھی وہ ہو سکتا ہے جو اسی تراکیب کا ہوتا ہے۔

لائی کا لائی

کون آئی

شرطہ کہے جانے والے جملے اردو کے ابھری بنیادی جملوں میں مثال نہیں ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ قواعدی رابطے کے ذریعہ کسی دوسری جملے پر مشدک و ملحقے ہیں اور نئے جملے کا جنم ہوتا ہے جن میں بھی اندرونی ساخت میں رابطوں کے دو سہنوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

اگر میں آئی تو وہ ملتا

وہ یہاں آئی جائے پھر کوئی باء ہوگی

اگر وہ وہاں ہوگا تو یہ تلافی دیکھ لے گا

کھنکھو کے دوران کسی ایک جزو کو طبعاً ہوا جا سکتا ہے لیکن اسی طرح جسے  
 "زہ کا گھڑا" الگ ہوا جا سکتا ہے -

خلف -

سطحوں کی اوپر سطح کی شکل میں کئی طرح کے خلف کے طریقے کام میں لائے  
 جاتے ہیں

۱۔ تمام زبانیں اپنی معنائی *properties* اعضاء کی اوپر سطح میں ملحوظ  
 نہیں رکھتیں - اگر طبعی طور پر واحد اعضاء ہوں جال میں ظاہر نہیں ہونے بلکہ  
 ملحوظ ہو جاتے ہیں اردو میں عوی طور پر جنس اور تعداد کی معنائی *properties*  
 کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے - اسم میں بھی اور فعل میں بھی - لیکن جانداد سے جان -  
 جانداد میں انسانی لہر انسانی - انسانی میں خاص و عام کے اعضاء زبان کی اوپر سطح  
 میں کبھی ظاہر کیے جاتے ہیں اور کبھی نہیں -

ہلا یعنی کرا

دیر کرا

ود کرا

خاف کرا

لیکن جہاں یہ استعارات طبعی اور جسم کی معنائی *properties* کے مترادف  
 ہوجاتی ہیں وہاں ان اعضاء کو کئی طرح سے ظاہر کیا جاتا ہے - ہلا خاص اور عام -

ایک ود آتا

خاف آتا

تمام طور پر جب ان *properties* کا اظہار کرنے والے لغوی عناصر ایک دوسرے کے  
 مقابل آتے ہیں تو اعضاء ہوتا جاتا ہے -

شکاری نے غور مارا

غور نے شکاری مارا

ہوئے دگرگوں کو طوا ۱۱۳

(۲) دوسرا حذف بحرفِ سطر پر ہوتا ہے۔ عام طور پر اردو میں معمول جملوں کی داخلی تراکیب حذف ہو جاتی ہیں۔

لڑکا قلم اٹھاتا ہے

محذوف ہونے والی ترکیب -

لوگنے کے ذریعہ قلم اٹھاتا جاتا ہے

قلم اٹھاتا جاتا ہے

پردہ کراہتا جاتا ہے

دھندلہ پھلتا جاتا ہے

*manifest properties*

یہاں نہ صرف لغوی عناصر غالب ہوتا ہے بلکہ اس کا اظہار کرنے والی تمام

بھی غالب ہو جاتی ہیں۔

لڑکی قلم اٹھاتی ہیں

قلم اٹھاتا جاتا ہے

اور خطی قلم ہو کر رہ جاتا ہے

قلم اٹھاتا جاتا ہے

قلم اٹھاتا ہے

قلم اٹھاتا ہے

(لڑکی) قلم اٹھاتا ہے

لڑکی قلم اٹھاتی ہے

دوسرا حذف -

فعلی تراکیب کے بعض عناصر کا ہوتا ہے یا مکمل فعلی ترکیب کا ہوتا ہے۔

جب مکمل جملہ مختلف صورت میں کسی دوسرے جملے کا جزو بن جاتا ہے یا ایک بڑا جملہ

بہت سے اندرونی جملوں پر مشتمل ہوتا ہے۔



فعلی ترکیب کے بعد عناصر کا حذف ۔

اس نے زمین پر بٹھا کر اورد کا

اس نے اورد کا

زمین پر بٹھا کر

بٹھا

بٹھا

وہ بٹھا

وہ زمین پر بٹھا پھر

اس نے اورد کا

تعلیم و تبحر کے وقت کا اظہار کرنے کے لئے فعلی ترکیب ایک مخصوص

شکل میں آگئی ہے۔ اس ترکیب کا مکمل مطالعہ فعل کے ساتھ ہوگا ۔ کہیں کہیں نئی

کے جملوں میں بعد فعلی عناصر کو حذف کر دیا جاتا ہے ۔

وہ روز آدا ہے

وہ روز نہیں آدا ہے

وہ روز نہیں آتا

پوری فعلی ترکیب کا حذف ۔

ایک سو امن کے ساتھ ایک نصیب ایک آدھ کے ساتھ ایک ناسخ ایک قالب کے ساتھ

ایک سرور ایک عدالت کے ساتھ ایک آزاد کی موجودگی

X ایک سو امن کے ساتھ ایک نصیب

X ایک آدھ کے ساتھ ایک ناسخ

X ایک قالب کے ساتھ ایک سرور

ایک عدالت کے ساتھ ایک آزاد (کی موجودگی) (موجود) (نسخہ) (قالب) (سرور) ۔

چودھا خط -

خطے کو پتہ نہ ملے خطے سے والے خطوں میں ہدایت کیے جائے گے  
دوران دور آتا ہے -

حادثہ آتا ہے

میں آتے ہو

میں آؤ

تو

میں تو

بہت جوان خط - اگر گفتگو میں استعمال ہوتا ہے -

میں نے سوا کام کر دیا

ہاں کر دیا

اردو میں بہت سے مطروف عناصر والے خطے استعمال ہوتے ہیں یہ خطے حالانکہ کئے خطے کے  
مستطیل پر پورے نہیں آتے لیکن اپنا مکمل لسانی ظہور ظاہر کرتے ہیں اصل میں یہ خطوں کے  
مطوف ہیں - ان میں مزاج پرستی کے لیے سلام دعا کیے اور نجاتیے واپس آتے ہیں ان میں کہہ  
دو مقلد مضمون تراکیب ہیں -

دیکھو

اچھا یہ

السلام طیکم

وطیکم السلام

مزاج شریف

خدا کا ذکر

زہیے نصیب

کہہ دھڑی طور پر الفاظ کی مضمون شکنی ہیں -

لاکھ

لاکھ

ساتھ

کچھ مفلوق اور خرد الفظ ہیں -

لوے - دھبہ - افسوس - وغیرہ

اس کے علاوہ معمولی غلو لفظ عناصر کا مخصوص لحاظ اور حد میں استعمال

نو - پتھر - ادھر - ادھر کہاں

## • تفسیر •

عام نوات میں ضم اور تفسیر کا مطالعہ صرف اسم کے ظاہر کا جانا ہے۔  
 لیکن یہاں اس کا مفہوم بہت وسیع طور پر لیا گیا ہے۔ وہ تمام لسانی ہنر جو دوسرے  
 لسانی عناصر کی جگہ آئے ہیں اور ساتھ نوات میں صرف یہی کام انجام دیتے ہیں کہ  
 دوسرے لسانی عناصر کی قائم بنائی کریں۔

تفسیر زبان کی اوپر سطح پر صرف لغوی لغوی عناصر سے ظاہر کی جاتی ہے  
 اس میں عناصر کی تفریق تبدیلی اور ترقیب میں جگہ دونوں کی اہمیت ہوتی ہے۔ اس کا  
 مزاج حوالے جاتی ہوتا ہے جو معلومات پہلے ذراہم کی حاجت کی ہے اگر وہ دہرائی جاتی  
 تو اس کو بعضی نہیں دہرایا جائے گا بلکہ کچھ دوسرے لسانی عناصر کا پہلے لسانی عناصر کی  
 جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور سے یہ لغوی عناصر ہوتے ہیں لیکن کبھی بصری  
 construction کو بھی اس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ تفسیر کلی طور سے مفصل ہوتی ہے۔

۱۔ اسم کی جگہ

تشریحی طور پر اس میں لفظی خصوصیت اور اضافہ کے لحاظ سے اشارات برائے  
 جاتے ہیں۔ کثرت کرنے والے کثرت کرنے والے اور مذکورہ اضافہ کے اعتبار سے بھی اشارات  
 برائے ہیں۔ نوات کے اعتبار سے تعداد کا اشارہ بنانے والے صلیب بھی ہیں لیکن کثرت کی بعض

### صورتوں

صورتوں میں ان کا لحاظ نہیں رکھا جاتا ۔

خاصی	واحد	جمع	دونوں تعدادوں میں ایک لفظ
مذکر	میں	ہم	لفظ
خاطر	دو (تو ہمارے)	ہم	آپ
غائب			وہ
ضمولی مذکر	مجھ - مجھے	ہمیں	
خاطر	مجھ - مجھے	توہیں	آپ کو
	( تو ہمارے )		
غائب	اسے	انہیں	
انسانی	واحد	جمع	دونوں صورتوں میں
	میرا	ہمارا	
	تو ( تو ہمارے )		تمہارا - آپ کا
	اس	ان	

اردو اسم کی قسمیت میں جنس کے لحاظ نہیں رکھا جاتا

اردو میں اسم کی Sem. Profs قسمیت میں شکس نہیں ہوتا

جگہ - وقت بتانے والے اسما کی قسمیت

میں روز بولہوسا جاتی ہوں لیکن سوسن وہاں کبھی نہیں جاتی  
میں لاہور کی میں روزانہ عام کو ساتھ پیچھے دک کر جاتی ہوں لیکن اور  
کئی وہاں اس وقت تک نہیں رہا ۔

اس کے علاوہ دوسرے لفظی عناصر کی قسمیت ۔

عام طور پر اردو میں افعال کی قسمیت نہیں ہوتی ۔ کچھ لوگ انگریزی سے متاثر

ہو کر اور زبان لکھتے ہیں وہ اعمال کی بھی تصویب کر ڈالتے ہیں ۔

مثلاً ۔ تمیز کی تصویب بھی ہو جاتی ہے

حادثہ کے پاس گہرا کالا دھبہ ہے

اور محدود کے پاس بھی ایسا ہی ہے

سوہن بہتہ تمز دوڑتا ہے

لیکن سوہن وسیع نہیں دوڑتا

پوری ساختہ کی تصویب ۔

اردو میں پوری ساختہ کی تصویب بھی فعل کی تصویب کی طرح بہت کم

استعمال ہوتی ہے۔

سوہن نے کہا سائپ کو کل تک مرجانا چاہئے

سوہن نے کہا اچھا ایسا ہی ہوگا

درجہ میں تصویب عناصر ان لغوی عناصر کے بعد ہی استعمال ہو سکتے

ہیں ۔ جن کی جگہ اس کو لایا جاتا ہے۔

حادث نے کہا کہ کھل وہ چاہیے گا

اگر بہان وہ حادث کی قائم مقام کر رہا ہے تو ہم اس کو اس طرح نہیں کہہ سکتے۔

اس نے کہا کہ حادث کل جاوے گا

اس کا مضمون بالکل بدل گیا۔ بہان "اس نے" کسی ایسے دوسرے شخص کی قائم مقام کر دیا

ہے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے حادث کی نہیں کیونکہ تصویب حوالہ جاتی ہوتی ہے

اصلیے اس کو ظاہر کرنے والے عناصر صنف اپنے مبادلہ کے بعد آتے ہیں۔ اردو میں

اس طرح بھی استعمال ہوتا ہے۔

حادث نے کہا کہ میں کل جاؤں گا

اگر یہ کہا جائے کہ وہ اور میں علاوہ حادث کے کوئی اور شخص ہی ہو۔ کی میں  
تو یہی تاثر ہو ان کے مابین کی گفتگو سے حوالہ ملتا ہے۔

استنباط تیسریہ۔

یہ استحصال تیسریہ۔ اسم پر۔ اسم کے علاوہ دوسرے نسبی عناصر پر اور یہی  
ساختہ پر عمل کرتی ہے۔

حادث آتا

کون آتا

حادث پہلے آتا

حادث کا آتا

حادث نے اسٹان دیا

حادث نے کہا کیا

حادث سے کہا جائے وہ اسے کام نہ کیا کرے

حادث سے کیا کیا کیا جائے

## • اردو کے لغوی اور فو لغوی عناصر •

جیسا کہ پہلے باب "اندرونی ساختہ" میں ہم مطالعہ کر چکے ہیں۔ زبان کی بنیاد قطعی طور پر صاف اور صحت کے مجرد تصورات پر قائم ہوتی ہے۔ زبان کی اپنی ساخت کے اندر کچھ لغوی عناصر صحت کے تصورات کی ناطقہ کی کرتے ہیں اور کچھ صاف کی۔ عام حالات میں صحت کی ناطقہ کی کرتے والے لغوی عناصر کو فعل کہا جاتا ہے۔ اور صاف کی ناطقہ کی کرتے والے لغوی عناصر کو اسم۔ لیکن یہ تقسیم قطعی طور پر اتنی آسان نہیں ہے بلکہ اپنے اندر بے شمار پیچیدگی رکھتی ہے۔ اس لیے بہت <sup>clear-cut</sup> قسم کی قسموں میں تو زبان کے کسی بھی قسم کے عناصر کو بانٹا ہی نہیں جا سکا البتہ آسانی کے لیے ہم تین کوشاں بنا سکتے ہیں۔ یہ کوشاں بنیادی طور پر جملے میں ان عناصر کے نسبی صحت پر مشتمل ہوتی ہیں۔

- ۱۔ جملے کے نسبی شکلی خاکے میں وہ جس طرح آتے ہیں
  - ۲۔ کون کون سی <sup>dielectric qualities</sup> ان میں ہوتی جاتی ہیں
  - ۳۔ شکلی طور پر ان <sup>dielectric qualities</sup> کو فرجانی کے لیے کون کون سے
- غیر لغوی عناصر کو قبول کرتے ہیں۔

• اسم •

اندرونی ساختہ میں <sup>phonological</sup> اعرابی نام معلوم ہونے والے اس کی جہ

اندرونی ساختہ کو پرکھا جاتا ہے تو وہ دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔



۱۔ وہ نام اسکا جو اردوئی ساختہ میں بھی چٹوٹ کے نام سے دھتے

ہیں۔ جسے آدی لڑکا سورہ پڑا دسی ان کو فہرہ اصطلاحی نومبر

کا حاط کہا جا سکا ہے۔

۲۔ وہ اسکا جو اردوئی ساختہ میں فعل میں بدل جائے ہیں یہ اصطلاحی

نومبر کے حاط ہوتے ہیں۔ ان کو <sup>root</sup> noun یا اصطلاحی ہوتے

اسم کہا جا سکا ہے۔ اردوئی ساختہ میں ان کی معائناتی

دھن ہوتی ہیں جو فعل کی ہوتی ہیں لیکن اوپر

ساختہ میں یہ پہلے کر کے اسکا کی طرح عمل کرتے ہیں۔

دوسرے بار میں اسم کی ان ادر چھٹی ہوتی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے

۱۔ خاص شہو مادہ ۲۔ جان دار ہے جان ۳۔ انسانی فہرہ انسانی

۴۔ خاص عام ۵۔ لابل خاطر ناقابل شمار ۶۔ عملی فہرہ عملی

لڑکا ہے لڑکے ہیں۔ آکا ہے۔ دال ہے۔ دکر ہے۔ آدی کس عملی بہرہ آتا۔

حاط بہرہ کھاتا ہے۔ بہرہ جانے کے لیے نظر ہے۔ سو آتا۔ چھبر افغا۔

اسم چلنے میں اپنی حرکت اور کردار کے لئے فعل کی نومبر کا محتاج ہے۔

فعل ہی یہ صرف چلنے میں اسکی حرکت کا تصور کرتا ہے بلکہ اسکی نومبر کو بھی

فہرہ کرتا ہے۔ فعل کا سب سے پہلا عمل اسم کی حالت بتاتا ہے جو اردو میں ہے۔

ہیں۔ تھا۔ تھے۔ ہوگا۔ ہوں گے۔ رہے۔ رہا۔ سادہ اعمال ہے ظاہر ہوتا ہے۔

لڑکا ہے۔ لڑکے ہیں۔ لڑکی تھی۔ لڑکیاں تھیں۔

یہ اعمال پہلی کھولی ہیں جو اسکا کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں

ہیں۔ وہ اسکا جو دونوں طرح کے اعمال قبول کرتے ہیں اور وہ اسکا جو صرف واحد

اعمال قبول کرتے ہیں۔

لڑکے ہیں

۱۔ لڑکا ہے

آدی ہن	آدی ہے
لاکھن ہن	لوکی تھی
گولیاں ہون کی	کڑیاں پھوٹا ہوئی
ربیع ہون کی	ربہ ہوئی
آئیے ہن	آہ ہے

۱۔ پہلی قسم کے اسٹائل طرز کہے جا سکتے ہیں دوسری قسم کے ناکابل طرز۔  
 کہہ انعام اسے ہوئے ہن جو ظاہر کی حقیقت سے اسے اسٹائل قبول کرنے ہن جو عمل  
 کرنے کے قابل ہوں۔

آہ - جانا - کھانا - پہنا - نہانا - دیکھنا  
 آدی آہا - حاد آہا - اور آہا - لاکھ آہا - بچہ نہا  
 جانور نے ہائی ہا - خاتمی نے دیکھا -  
 کسی نے کھانا - کسی نے ہا

۲۔ اس طرز اسٹائل میں علی اور نور علی کی قسم قائم ہوئی ہے  
 کہہ انعام اسے ہوئے ہن اسٹائل قبول کرنے ہن جو جاندار اور انسانی  
 بھی ہوں -

ہنسنا - رونا - محسوس کرتا - مہرانا  
 آدی ہنسنا - حاد رونا - کسی شہر ہنسنا

اردو میں انسانی انعام کی گردانوں کو بھٹکا ہٹا کر دو بڑے گروہوں میں بانٹے  
 جا سکتے ہیں -

دہہ اور ذکر

لاڑکی آئی

لاڑکا آتا

بلی آئی

کٹا آتا

تمام انسانی اساطعام اور خاص کے دو گروہوں میں بانٹے جا سکتے ہیں

حادثہ آتا

لاڑکا آتا

کرن آئی

لاڑکی آئی

اس طرح اردو افعال ۹ قسموں میں بانٹے جا سکتے ہیں

اسم

روہ - ہاتھ

۱۔ ٹالہیل غطار - غور عطی

رسی - دھن - کوس

۲۔ ٹالہیل غطار - غور عطی

کرن - ہوا - ہون

۳۔ عطی - ٹالہیل غطار - بے جان

دھماکہ - دھڑ

۴۔ ٹالہیل غطار - عطی - بے جان

ہاتھی - غور - چمٹا

۵۔ جالدار - غور انسانی

آدھ لاڑکا بڑھائی

۶۔ انسانی - غور روہ - غور خاص

عور - لاڑکی نرس

۷۔ روہ - غور خاص

حادثہ - دھن - ڈوڑ

۸۔ خاص - غور روہ

کرن - کرہنہ - رخصتہ

۹۔ روہ خاص

فعل اپنے فاعل سے کئی قسم کے وسیعے قائم کرتا ہے۔

حادثہ کھانا کھاتا ہے

۱۔ فاعل عمل

غور ہاتھ سے کرتا ہے

حادثہ چوڑا ہے

۲۔ حالت

حادثہ نے مٹا

۳۔ مجزہ

محمود نے دیکھا

۴۔	لگا کر پلٹ کر
۵۔	خاک سے دروازہ کھولا
۶۔	جہاز اڑا کر
۷۔	صاف پکھل کر
۸۔	خاک لقمہ رکھتا ہے
۹۔	خاک سے لکھتا ہے

اسی طرح لفظ اپنے معمول سے کسی قسم کے معنی قائم کرتا ہے ۔

° اس کی کردار °

اس کی کردار اپنے افعال کے معنیوں سے مربوط ہیں ۔

مثلاً شکر اس کا واحد جمع اور جملہ کے لحاظ سے کردار قبول کرتے ہیں۔

لڑا	لڑکی
لڑکے	لڑکان
بلی	بلیاں
بلیے	بلیان
کھا	کھا
کھائے	کھان

مثلاً اس کی لفظی اعتبار سے ان کرداروں کی تبدیلی کو نہیں قبول کرتے

لیکن نسبی اعتبار سے عمل کرتے ہیں ۔

مکان	مکان
مکان	مکان
مکان	مکان

آئے

مرد

اسے اپنے اعمال سے معمولی دھنوں کے اعتبار سے گردان قبول کرتے ہیں ۔

لڑکا کتے کو مارتا ہے جائدار واحد

لڑکا کتوں کو مارتا ہے جائدر جمع

لڑکا روٹی کھاتا ہے بے جان واحد

لڑکا روٹیاں کھاتا ہے بے جان جمع

Meaning &  
Structure of  
The Language

Chafe کی تصنیف

اس باب کے اس حصے کی تشریح میں

حد لے لی گئی ہے۔ صفحہ ۱۵ سے ۲۰۹ ۔

اوپری سطح میں استعمال ہونے والے اسم کی طرح کے ہونے ہیں ۔

۱۔ غیر مادی

۲۔ وہ اسم جو کسی کام کے کرنے والے کو بتائیں

اسم فاعل

۳۔ فعل کے معمول کو بتانے والے اسم معمول

۴۔ مصدر جو اسم کی طرح استعمال ہوں

۵۔ جملے یا مرکب جو اوپری سطح اسم کی طرح استعمال ہوں ۔

• غیر مادی اسم •

اوپری سطح میں غیر مادی اسم کا فعل بے جان ناکمل فطر اسم کا ہوتا

ہے۔ لیکن زبان کی اندرونی ساخت کے اعتبار سے یہ کسی وصف حالت یا فعل کی اسمائی

ہوتی شکل ہوتے ہیں۔ ان کی اندرونی ساخت فعل یا فعلی صفت پر مبنی ہوتی ہے۔

مثلاً وہ درختہ بننے کے فعل کی اسمائی ہوتی شکل ہے۔

۱۔ اس کی وہ

اس کو وہ آئی

در حلقہ وہ ہو گیا

بنیادی رشتہ وہ ہو گیا

کی بدلی ہوئی شکل ہے۔

گھر میں روشنی ہے

گھر روشن ہے

اس طرح کے نو مادہ اسٹارٹ میں مادہ کی اندرونی ساخت کے حلقوں کی

تعداد کی گنتیں ہیں۔

حلقہ

۱۔ اسم

ہے

روشن

گھر

اس تعلق کا پہچاننا یہ ہے آسان ہے

اسٹارٹ کے حلقہ - حلقہ - درشتی - صحت - صحت - جھوٹ

۲۔ لازم فعل

حادثہ آگیا

۱۔

حادثہ کی آگ

اس کی موت ہو گئی

وہ ہو گیا

موت

وہ کی موت  
آگ کی موت

اس کو موت آگئی

کارورہ

موت آگئی

واقفہ

موت ہوئی

وا - و گنا

فسرا تعلق متعدد فعل کا ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے اس میں اسباب پیدا ہوتا ہے۔

حادثہ فعل کا تعلق

مفعول فعل کا تعلق

پڑھائی -

۱- لڑکے کی پڑھائی

۲- کتاب کی پڑھائی

لڑکے کی پڑھائی

لڑکا کتاب پڑھتا ہے

لڑکا پڑھتا ہے

پڑھائی

کتاب پڑھتا ہے

کتاب پڑھی جاتی ہے

پڑھائی

کتاب کی پڑھائی

کہہ دو یادو اسے میں جو اندرونی ساختہ میں مفعول سے ہی تعلق قائم

کرتے ہیں -

حادثہ نے گھر برباد کر دیا

گھر برباد ہو گیا

بربادی

گھر کی بربادی

میانِ حادث کی برہادی کا مہیوم مقررہ بالا جملے سر کوئی تعلق نہیں رکھتا

حادث کی برہادی

حادث سے خود کو برہاد کر لیا

اپنے ذریعہ حادث برہاد ہو گیا

حادث برہاد ہو گیا

حادث کی برہادی

حادث کی کی دونوں برہادی کی طرف جب اشارہ کرنا ہوتا ہے تو عام طور پر

کوئی ابہام رفع کرنے والا لفظ استعمال کرتے ہیں -

کھڑوائی - پھوٹائی - سلوائی - سنوائی - رنہوہ قسم کے اسما اور زیادہ

بجودہ رابطوں کی ناکافی کرتے ہیں -

اوردو میں عام طور پر اسے اسمائے کثیفہ زیادہ منعطف ہیں جن کے اندر

۱۔ اسم صغہ اور *copula* کا تعلق جمعا ہوا ہے۔ یا

۲۔ اسم فعل لازم کا

۱۔ دوستی - دشمنی - لڑکھن - تری - خوں

۲۔ چال - چلن - چلن - گھیراؤ - غسی

(الف) متعدی افعال سے بننے والے اسمائے کثیفہ معمول اور فعل کے

رابطوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

(پ) ظاظ اور فعل کے رابطوں کو

(ج) ظاظ اور فعل اور معمول اور فعل میں ابہام پیدا کرتے ہیں

(الف) (خود - لین دین - دہار - فروختہ

یہ اسکا اگر بدتر وضاحت کے استعمال ہوں تو وہاں زیادہ تر معمولی تعلق

کی طرف جاتا ہے۔

کہاے کی خود جارہ ہے

نہارہ خود جارہ ہے



معلومہ - تمہاری خرید و فروخت جاری ہے

اسی طرح کڑے کی فروخت میں بھی نہیں ہوئی

× تمہاری فروخت میں بھی نہیں ہوئی

معلومہ - تمہاری خرید و فروخت میں بھی نہیں ہوئی

(ب) اردو میں اس قسم کے اسط ج میں ضم ہو جاتے ہیں

(ج) خریداری - بڑھائی

اس بحث کا طالب یہ ہے کہ اردو کے ضم ہونے والے اسط کو پہچاننے کے لئے قواعد

کی طرف ملاحظہ کرنے سے ان کے استعمال کے اہم و اہم نہیں ہوتے لیکن اگر ان کے  
تصور اور افکار کا لحاظ رکھ کر ان کا ملاحظہ کیا جائے تو ان کے اندر جتنی بھی پیچیدگیاں  
آسانی سے سمجھ میں آجائی ہیں ۔

" اسم فاعل "

اسم فاعل سے حالت فاعلی مراد نہیں ہے بلکہ وہ تمام اسط جو کسی کام کے

کرنے والے کی طرف اشارہ کرتے ہیں یہ در حقیقت *enriched* جیسے ہوتے ہیں یہ  
اردو میں بھی طرح کے ہوتے ہیں ۔

معلومہ طور پر (۱) یہ عوی کام کرنے والے کو بتاتے ہیں

(۲) ہتھے بتاتے ہیں

افعالی طور پر (۱) ہندی فعلوں سے بنتے ہیں

(۲) فارسی افعال کے اسم فاعل

(۳) عربی افعال کے اسم فاعل

(الف) کسی کام کو کرنے والا

(۱) دوڑنے والا - پہنچنے والا

۱۔ راہ چلنا دودھ پینا

۲۔ پالنا ہار ہون ہار - ہون ہار - جان ہار

( الف ) اردو میں در طرح کے اسم فاعل درج ہیں

۱۔ فاعل نشان دہی کرنے والے

۲۔ خبر فاعل نشان دہی کرنے والے

۳۔ دراز - کھڑا - چلاھا

۴۔ دھویں - ستار - لہار

فارسی اسم فاعل - بوند - چوند - درند - دھند - ناعند

عربی اسم فاعل -

گروہ نمبر ۱ -

کاتب - وارث - شاعر - فائد - والد - موجد - وجد

صنف - مفلج - مفلج

محاسب - معالج - صائر

گروہ نمبر ۲ - ولود - صادر - طالب

پہلے گروہ کے اسما فعل سے فاعل کا تعلق قائم کرتے ہیں لیکن دوسرے گروہ

کے اسما نہیں کرتے ۔

کاتب - آبا

کاتب - کاتب لکھتا ہے

موجد - آبا

صنف - آبا

یہ اسما اپنی اعتقالاتی نوجہ سے قطع نظر نحوی طور پر بھی اسی عمل

کرتے ہیں ۔ اور فعل کے فاعل کی حدیث سے بھی آتے ہیں اور اردو اسما کی طوم

دوسرے قسم کے اسی عمل بھی انجام دیتے ہیں -

مرد کی با

صفت کی کتاب

صفت کو انجام دیا گیا

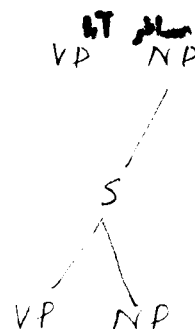
لیکن دوسرے گروپ کے اسطرحے ظاہر یہ نوعی عمل نہیں کرتے۔ یہ اضافی طور پر تو اسطرحے ظاہر ہیں لیکن اردو میں ان کی نوعیت خالص اس نہیں ہے بلکہ برائے نام ہی اسی ہے۔ یہ اضافی عمل انجام دیتے ہیں۔ اس لیے ان کا مطالعہ دو الگ ادرونی ساختوں کے تحت کرنا پڑے گا۔

عمل	ظاہر	عمل	ظاہر
آتا	وارد	آتا	محال
آتا	صادر	آتا	سار
آتا	کتاب	آتا	مرد
		آتا	ظاہر

صفت یا حالت

حکم	صادر	حوا
واقع	حوا	
کتاب		حوا

اردو میں پہلے گروپ کی ادرونی ساخت



۱۶

VP

VP

{ (مفعول) مکرر کرتا ہے }  
{ VP + (NP-) }  
NP =

دوسرا گروپ =

حکم صادر ہوا

حکم دیا گیا

(خاتون نے) حکم دیا

اس بات کو طبع واضح طور پر سمجھنے کے لئے اس کسوٹی کے دوسرے پہلو کو بھی  
دیکھ سکتے ہیں ۔

۲

الف

قابل بن گیا

قابل ہوا

کاتب بن گیا

کاتب ہوا

وارد بن گیا

وارد ہوا

زائد بن گیا

زائد ہوا

مجاہد بن گیا

مجاہد ہوا

عابد بن گیا

عابد ہوا

اس گروپ کے اسٹاک ۴ ممبروں پر مشتمل " ہوا " کے ساتھ وہ وجود رکھ رہے ہیں جو دوسرے  
گروپ کے اسٹاک ۴ ہیں ۔

کاتب بن گیا

کاتب ہوا

۲۔

وارد بن گیا

وارد ہوا

مفتوح بن گیا

مفتوح ہوا

تکرار

تکرار

منظر بن گیا

منظر ہوا

معلق بن گیا

معلق ہوا

معلق بن گیا

معلق ہوا

منظم بن گیا

منظم ہوا

واقع بن گیا

واقع ہوا

گروپ الف کی اندرونی منظم گروپ "ب" کے مطابق نہیں ہے لیکن کبھی ان

دونوں کے استعمالات ایک دوسرے کے موازنہ ہو جائے ہیں لیکن اندرونی منظم میں

بہتر بھی فرق دھتا ہے۔

وہ اس جائداد کا وارث بن گیا

وہ اس بار کا معلق بن گیا

وہ دونوں میں واضح فرق ہے۔

ظاہر بن گیا

ظاہر بن گیا

ظاہر بن گیا

غائب بن گیا

ظاہر بن گیا

(- انہوں نے اس کو)

غائب بن گیا

(- انہوں نے اس کو)

تیسرا نمونہ -

حادث نے مسجد کو ظاہر کیا

گروپ "ب"

حادث نے مسجد کو ظاہر کیا

گروپ الف

تمہارے پاس نے مسجد کو ظاہر کیا

ب

تمہارے سہارے نے مسجد کو ظاہر کیا

ب

تم نے اس حکم کو صادر کیا

ب

عربی اسمائے ظاہر علاوہ محدودے جگہ کے جو پہلے گروپ سے تعلق

رکھتے ہیں اردو میں حالتوں کا عمل کرتے ہیں۔ حالیہ اردو میں جزو معلق بھی ہوتے ہیں۔

اور مضاف بھی ۔

قابل آدمی

صفت

منکر کہا

جزو فعل

اسمائے مفعول کا مطلب ہے عمل اور مفعول کے تعلق اردو میں اسمائے مفعول نہیں ہوتے یا کم سے کم ہندی اردو یا فارسی افعال سے بنے ہوئے کوئی اسمائے مفعول ہیں۔ اردو میں متعدی افعال کے مفعولی حالتوں کو روایتی طور پر اسم مفعول کہہ دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی ہولڈی برٹاؤ فارسیوں حالتوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے حالانکہ اردو افعال کے حالیہ یا تو توسیع فعل کا عمل کرتے ہیں یا صلائی ۔ فارسی حال ہی عام طور پر تجزیاتی عمل کرتے ہیں ۔

اردو متعدی افعال کے مفعولی حال ہی عام طور پر فعل کے حالیہ تمام میں

ہوا لگائے سے بنتے ہیں ۔

صلائی عمل

تمہارا لایا ہوا سامان

جانوروں کا کھانا ہوا کھانا

• مفعول •

کئی abstract مفعول میں اسمائے مفعولی صفت کی طرح یہ حال ہی

استعمال ہوتے ہیں ۔ ایسی صورت میں موصوف محذوف ہوتا ہے ۔

تمہارا لایا ہوا سامان

جانوروں کا کھانا ہوا

اسی استعمال کو مفعولی استعمال کہا جاتا ہے ۔ اوہی ۔ تلخ میں

مندرجہ بالا دونوں استعمالات میں جنس اور تعداد کے لحاظ سے گروائی تبدیلی ہوتی ہے ۔

استعمال نمبر ۱

نمبر ۱ لایا ہوا ساٹن

نمبر ۱ لائی ہوئی نمبر

نمبر ۱ لائے ہوئے کڑے

استعمال نمبر ۲ کیونکہ یہ *abstract* مفہوم کا اظہار کرتا ہے

اصلیے مادہ چیزوں کی طرح جنسا اور تعداد کی تبدیلی نہیں قبول کرتا۔ البتہ حالت کے لحاظ سے تبدیل ہو جاتا ہے۔

نمبر ۱ لایا ہوا

نمبر ۱ لائے ہوئے کو میں نے دیکھا

لیکن اندرونی سطح پر مروجہ ۱۶ دونوں استعمالوں میں کوئی فرق

نہیں ہے۔ دونوں کی اندرونی ساخت ایک ہے۔

جو ساٹن تم لائے تھے میں نے دیکھا

جو کھد تم لائے تھے میں نے دیکھا

صرف جوڑے کے معنوں کا فرق ہے۔

"اسم معمول"

اردو میں عربی اسم معمول اسم فاعل سے بھی کم اسی عمل کے حامل ہونے

ہیں۔ اصطلاحی فاعل کی طرح یہ بھی "جملہ در جملہ" ہیں۔

مثلاً - مذکور - مکتوب - مکتوب - مکتوب

تصدیے کے مکتوب زیر شاعر کو انعام دیا

مکتوب واپس آگیا

تصدیے کے مکتوب نے شاعر کو انعام دیا

{ (اس شخص جس کی) تصدیے میں شاعر کی گئی ہے }

قصے میں ڈھ کی

( - جس شخص کی ) قصہ میں ڈھ کی

( - عام ہے جس شخص کی ) قصے میں ڈھ کی

عام ہے جس شخص کی قصے میں ڈھ کی

اس لیے عام کو اعام دیا

اندرونی طور پر یہ اسی اہمیت نہیں رکھتے بلکہ صفاً دین اور اوپر، طور

پر انکا وصف مخوف ہے۔

خلاً - قصے کے مدوح نے اور

قصے کے مدوح بادشاہ نے

کی اندرونی ساخت میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے معنی اور طرز معنی کی

کے چند لفظ خلاً، کنترل - مخلوق - اسی معنی کو لیے ہیں۔

لہذا میں اصطلاحی لفظ اور معمول کا مطالعہ اس لحاظ سے کر رہا ہوں کہ

لہذا میں اصطلاحی لفظ اور معمول اپنے اصلی مفہوم میں مستعمل ہوتے ہیں۔

یہ وہ معانی والے اصطلاحی لفظ جو معنی کو لیے ہیں وہ عام مادہ، اسموں کے

معنی کے مترادف ہیں۔ اس میں خود کام کے قائم ہونے کی طرف کم توجہ دیا جاتی ہے

اور کام کو لیے، الون کے گروہ کر نام کی طرف زیادہ -

اصطلاحی توجہ کے اردو اصطلاحی لفظ اور معمول در حقیقت صفاً اور حالیہ ہیں۔

فارسی اصطلاحی لفظ کی اصطلاحی توجہ عموماً کم ہو جاتی ہے۔ وہ غالباً اسموں

کی طرح اردو میں در آتے ہیں -

فارسی اصطلاحی معمول اسم کا کام ہی نہیں کرتے

میں اصطلاحی لفظ کا ایک چھوٹا سا گروہ اسی انداز سے مستعمل ہے۔

مثلاً مانی تمام اصطلاحی لفظ حالیہ ہیں یا صفاً سوائے دو ایک کے -



ہیں اسکا یہ فعل کوئی اسم عمل نہیں کرتے وہ یا تو صلاحتہ ہیں یا حالہ۔

• صادر •

اسی استعمال -

حلقہ کی گھر دھونا

حلقہ کی گھر کا دھونا

حلقہ کا گھر دھونا

حلقہ کا گھر کا دھونا

وہاں جانا

وہاں کا جانا

ہائی بوسٹا

ہائی کا بوسٹا

کابلہ کا جدا ہونا

صادر اسمیہ ہونے اسم کی طرح بھی استعمال ہوتے ہیں اور مرکب فعل

کے جزو کی طرح بھی -

۱۔ فعل متعدی کے فعل کی حقیقت سے

میں پڑھتا - لکھتا ہوں

میں گھر چلاتا جانتا ہوں

میں جانا چاہتا ہوں

کڑیاں آتی جاتی عروم ہوتی

۲۔ Copula کے ساتھ

زندگی آتی جاتی ہے -

جو کام کرتا ہے کر ڈالتو

۲۔ دوسری حالتوں میں -

انسانی حواسہ بتوانیے کی حالت

عام دستور جو استعمال ہونے اسم کی طرح استعمال ہونے میں وہ در حقیقت جملے کے اندر جھپے ہوئے embedded ہے Subordinate جملے کی نشان دہی کرتے ہیں -

میں بیٹھتا ہوں      کہ میں پڑھوں  
( -- پس )      پڑھوں

پڑھوں ~ پڑھنا



۲۔ شروع ہوا کہ کلہاں آگین

کلہاں گین

شروع ہوا

{ کلہاں آگین  
کلہاں گین }

کلہاں آگین جانی شروع ہونے

۳۔ وہ یہ حالت رکھتے ہیں

کہ وہ حواسہ بتوانیے

حواسہ بتوانا

( یہ کہ )

حواسہ بتوانیے کی

حجامہ بنوانے کی عادۃ رکھنے میں

اہم -

آورد میں صدر کا استعمال خاصہ اہم پیدا کر سکتا ہے کیونکہ اگر  
بیرونی ساختہ پکمان ہونے پر بھی مصادر سے ملتے والی اسی تراکیب کی اندرونی  
ساختہ معائناتی طور پر الگ الگ ہوتی ہے چلائے نہ صرف ۔

میں حادث کا دوفر چلانا نا پسند کرتا ہوں

میں حادث کی دوفر چلانا نا پسند کرتا ہوں

اندرونی ساختہ کے اعتبار سے مختلف ہیں بلکہ

میں حادث کا دوفر چلانا نا پسند کرتا ہوں

خود بھی معنوی طور پر مبہم ہے۔

۱۔ واقعہ ۔ میں یہ تاہم کرتا ہوں کہ حادث دوفر چلائے

۲۔ طریقہ ۔ میں اس طریقہ کو نا پسند کرتا ہوں جس طرح حادث دوفر چلاتا ہے۔

انہی میں سے پہلے طالب کو ایک اور طرح بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

حادث کا دوفر کا چلانا

پہلا مضمون بدل کر اسم ناطق بنتا ہے۔

دوفر کا چلانے والا

دوفر چلانے والا

ان دونوں فردوں کی اندرونی ساخت ایک ہے۔

حادث دوفر کو چلاتا ہے

حادث دوفر چلانا ہے

حادث کا دوفر کو چلانا

حادث کا دوفر چلانا

حادث کا دوفر کا چلانا

دور کا چلانے والا

دور چلانے والا

دوسرے طبقہ کے مسائل -

حادث کا اس طرح دور چلانا

حادث کا تیز دور چلانا

حادث کا اس نمونہ سے دور چلانا

حادث کا اس جگہ دور چلانا

صادر کے مظاہر -

۱۔ اقامہ

۲۔ طریقہ

۳۔ آفاقیت

۴۔ عرصہ

نحوی عمل کے اہداز سے صادر خطے میں بہت سے کام انجام دیتے ہیں -

عمل -

Copular اعمال کے ساتھ

(۱) پہلا صحیح کے لئے اچھا ہوتا ہے

(۲) تعلیم حاصل کرنا بڑا فائدہ ہے

جڑوں کا کام اڑنا ہے

اڑنا جڑوں کا کام ہے

ان دونوں جڑوں کی افروزی ساتھ ایک ہے۔ صرف عرصہ اور خطے کے فرق کا اظہار

ترقی کی تبدیلی سے ہوتا ہے۔

عام طور پر اردو خطے میں صادر فاصلہ کا کام انجام نہیں دیتے -

صادر معمول کے بطور عام طور پر مندرجہ ذیل افعال کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

چاہتا      سیکھتا      جانتا

وہ پڑھتا چاہتا ہے

وہ سیکھتا سیکھتی ہے

وہ پڑھتا جانتا ہے

۲۔ صادر جملے کے مضموم کو *modify* کرنے ہیں

مقدمہ      ہم حجامت بنانے کے لیے بیٹھیں گے

راجہ نے بیچوں کو کھانسی کے لیے باغ دیا

وقت      سوچنے سے پہلے

سوزد ہونے سے پہلے

سوچنے کے

ذریعہ      رونے نہ ہونے سے ان کی تہا پوری نہیں ہوتی

والفہم      ہنسنے کھانسی کھانسی اور پھٹنے میں ہی ان کا

وکل ہے

جلنے میں عزر نہیں

جانے میں تال ہوا

۳۔ صادر اس کے طرح اضافی حالت میں آتے ہیں ۔

کھانسی کا کمرہ

آئے جانے کا راستہ

۴۔ صفا کی طرح ۔

آئی جانی دیا ۔

اردو میں استعمال ہونے والے صادر جنس اور تعداد کے اعتبار سے تبدیلیاں قبول کرتے ہیں ۔

## " فعل "

ہائے اردو نے لکھا تھا فعل زبان کی جان ہوتے ہیں۔ یہ بات ہائے اردو نے برسوں پہلے کہی تھی اب وجودہ دور کے سائنسی ماحول نے اس بات کو ایک مسلمہ نظریہ کی حیثیت دے دی ہے۔ فعل زبان کا اصلی محور ہوتا ہے باقی تمام لغوی عناصر اور تراکیب فعل کے سامنے ذیلی حیثیت رکھتے ہیں۔ زبان کے اندر اس بات کو بحیثیت فعل کے لحاظ سے پرکھا جا سکتا ہے۔ جملہ کا اندرونی معائناتی تعلق عامل - فعل - مفعول پر قائم ہوتا ہے۔ زبان کی اہری سطح میں فعل کی جو عمل کی نمائندگی کرتا ہے مفعول سے ملنے یا اعتنائی تبدیلی عامل اور مفعول کی حیثیتوں پر اثر انداز ہوجاتی ہے۔

مثلاً مفعولی تراکیب -

۱۔ عامل	مفعول	فعل
لوگتے تھے	کھانا	کھا
فعل - کھا	کھا	
۲۔ عامل	مفعول	فعل
لوگتے کے ذریعہ	کھانا	کھا

لیکن زبان کی اہری سطح میں دوسرے جملے میں کھانا - کھا کھا کھا کا لفظ ہے۔

فعل	فعل
کھا	کھا کھا کھا
کھا	لوگتے کے ذریعہ

لیکن جہان تک ظہور کا تعلق ہے طاف طاف ہے اور مہول مہول - یہ ظہور  
 اور شک کا انقراض طاف یا طاف کی حقیقت کو بنیادی سمجھنے سے طاف رکھتا ہے -  
 اردو میں اسے بہت سے افعال میں جو مہول کو طافی حالت میں قبول  
 کرتے ہیں -

ساٹان لدا

دروازہ کھلا

تھلی ملی

جانہ دکھا (نظر آتا)

کہا لا

یہ افعال مبارک مہولی شک نہ رکھتے ہوئے بھی مہولی طاف کرتے ہیں -  
 ان کے طاف در حقیقت ان کی متعدد شکون کے مہول ہیں -

لدا - لدا

لوگوں نے ساٹان لدا

ساٹان لدا کہا

ساٹان لدا

اردو افعال جہان کی <sup>حقوق</sup> ظہور کو مہول کرتے ہیں

آتا ہے مجھے کو کھانا کھلا

کھانا کھلا کہا

مجھ کھلا کہا

مہمان کھائے گئے

برادری کھائی گئی

وہاں کی طاف بھی رکھتے ہیں -

۱۔ مان نے آتا سے بچے کو کھانا کھلوانا

آتا ناط ہے اس لئے

آتا کھائی گئی

آتا کھلوائی گئی

سے مخرجہ بالا مضمون ادا نہیں ہوتا بلکہ یہ ترکیب بالکل دوسرے جملے سے تعلق رکھتی ہے۔

۲۔ مان نے آتا کو کھانا کھلا

مان نے نوکر سے آتا کو کھانا کھلوانا

آتا کھائی گئی

آتا کھلوائی گئی

اس طرح سے <sup>بے</sup> جملے میں مان اور آتا ناط ہیں اور بچہ کھانا مضمون میں جبکہ دوسرے جملے میں مان اور نوکر ناط ہیں اور آتا اور کھانا مضمون میں ۔

اردو میں اسے جملے بھی پائے جاتے ہیں جو نو شخص ہوتے ہیں

بھئی نعلی اور نو اسی تراکب پر مبنی ہوتے ہیں ۔

کہا ہوا مان لہا گیا یہ اچھا ہوا

تمام اسمائے ہونے اسم اپنے اندر فعلی عناصر رکھتے ہیں ۔

اردو میں لہہ نام رجحان مہبولی یا نو ناطی جملے بولنے کا ہے۔ اس میں

ناط یا نو بالکل غالب ہوتا ہے یا اجنبی کی حدیث سے آتا ہے۔

ہندوستان میں مختلف آزاد بھٹے پائے جاتے ہیں

موسی لال کا مضمون بہتر خیال کیا گیا

ان اسکولوں میں اردو پڑھائی جاتی ہے



طال -

( ) آزاد ہونے والے ہیں ہاتا ہے  
ہاتھی ہیں ہانی ہے

طال -

( ) جوی لال کا مضمون بہتر خیال کیا -

مذرحہ بالا وجود کو دیکھتے ہوئے یہ لازمی طور پر ماننا پڑے گا کہ اردو  
میں فعل یا فعلی ترکیب چلنے کی بنیاد ہے۔ اسم یا اسی تراکیب فعل سے نیچے درجہ  
کی حد تک رکھتی ہیں -

طال اور عمل کے بنیادی تعلق کے اعتبار سے اردو افعال کی دو بنیادی  
قسمیں طور کی جا سکتی ہیں۔ اسے افعال جن کے طال کا عمل خود اسی تک محدود  
رہتا ہے۔ اسے افعال جن کے طال کا عمل اپنے سے آگے بڑھ کر کسی اور چیز کو  
موصول کرتا ہے۔

پہلی قسم کے افعال کو لازم کہا جاتا ہے اور دوسری قسم کے افعال کو متعدی۔  
یہ دونوں قسمیں اردو کی بنیادی قواعد سے تعلق رکھتی ہیں۔ اردو  
کا فعلی عمل ظرف و اضافہ کے ذریعہ *minus* کی طرف سے بھی بڑھتا ہے۔ اور پاس<sup>۷</sup>  
کی طرف بھی۔

*minus* صورت کے افعال ناصی یا عکسی *reflexive* لکھے جا سکتے

ہیں -

پاس *plus* صورت کے افعال متعدی متعدی

افعال کی یہ دونوں قسمیں بنیادی نہیں ہیں بلکہ چلنے کے بعد ہاتھوں کے  
عمل کے دوران بنیادی افعال کے صورت <sup>پر تلخ</sup> ~~بڑھتا~~ جانے سے وجود میں آتی ہیں -

- ۱۔ لڑکا نہاتا ہے      لازم      فاعل      فعل
- ۲۔ لڑکا کھانا کھاتا ہے      متعدی      فاعل      مفعول      فعل
- ۳۔ نوکر سامان لڈاتا ہے      متعدی      فاعل      مفعول      فعل
- ۴۔ سامان لڈا      ناقص      -      حذف      فاعل
- مفعول کے ذریعہ فعل کی مصلوبہ - فعل کا معکوسی عمل - فعل، میں  
حذف کے ذریعہ تبدیلی -

- ۵۔ مالک نوکر سے سامان لڈواتا ہے - متعدی المتعدی - ایک اور فاعل
- کی مصلوبہ اصلی فاعل      بحقیقہ اجماع - فعل میں حذف و اضافہ -
- نمبر ۱-۲-۳ جملے بنیادی ہیں - جبکہ ۴ اور ۵ جملے نحوی اور معنائی طور پر  
تبدیل شدہ حالت میں ہیں - یہ تبدیلیاں صرف اور صرف فعل کا عمل بدل جانے سے  
آئی ہیں اس لیے ان دونوں جملوں میں آنے والے افعال کو بنیادی افعال نہیں کہا جاسکتا -
- اردو میں لازم افعال اور ناقص افعال کی پہچان عام طور پر خاص ہلک دہی  
یہ دونوں طرح کے افعال ظاہری شکل میں یکساں معلوم ہوتے ہیں آگے مراجع میں بنیادی فرق ہے ان  
دونوں طرح کے افعال کی پہچان کے لئے ایک عام معنائی کسوٹی بنائی جا سکتی  
ہے - اسے تمام افعال <sup>فعل</sup> ظاہر فاعل معنائی طور پر طالع بھی ہیں وہ لازم ہیں - اور  
جن کے نہیں ہیں وہ ناقص ہیں -

لڑکا نہاتا	فاعل	عمل	لازم
لڑکا کھاتا	فاعل	عمل	
دروازہ کھلا	-	حذف	
کھٹک بجا	مفعول بحقیقہ فاعل کے	ناقص	
سامان بگا	فعل کا عمل معکوسی		
سامان لڈا			
کھیت کا			

بچہ رہا

حصہ رہا

بڑا - بچا - لہا - سلا - کھلا - چھدا - وغیرہ -

کچھ اتصال لازم اصل بھی کرتے ہیں اور ناقص بھی جسے نکلا - رہنا -

اٹھنا - ان کی سہاؤ و سہاؤ سے پہچان کی جا سکتی ہے -

دلا نکلا " پائے جائے " کے شہوم میں حسیہ ناقص ہوتا ہے - لیکن باہر آنے کے

شہوم میں لازم ہوتا ہے - ان دونوں صورتوں کو دو الگ فعلوں کی طرح برتنا

جاہلیہ کیونکہ دونوں کے فعل طبعہ ہیں -

مقدمہ اتصال اپنی بنیادی صورت میں حسیہ صرف ایک مضمول کو مضمول

کرتے ہیں -

لڑکا کھانا کھاتا ہے

حادث خط لکھتا ہے

کسان دانہ دیتا ہے

حادث محدود کو خط لکھتا ہے

کسان گائے کو دانہ دیتا ہے

ان میں " کو " والی ترکیب براہ راست فعل سے مضمول نہیں ہوتی - اس لیے مضمول بھی

نہیں ہے - وہ شہوم کی وضاحت کرتی ہے - اور بعد میں شامل ہوتی ہے - اس لیے جملے

کی اندرونی ساخت کی ترکیب نہیں ہے - بلکہ تبدیلیوں سے شامل ہونے والی وضاحت

ترکیب ہے -

مضمول کی تبدیلیوں میں بھی یہ ترکیب فعل کو مضمول نہیں کرتی بلکہ یا

علوم از سبک ہوجاتی ہے - یا اس صورت میں باقی رہتی ہے -

خط لکھا گیا

دانا دیا گیا

✱ محمود لکھا گیا

خط لکھا گیا

✱ گائیے دی گئی

✱ محمود کو "لکھا گیا" ؟

محمود کو خط لکھا گیا

دانا دیٹ گیا

گائیے کو دیا گیا ؟

گائیے کو دانہ دیا گیا

معدی المدعی المال جو بنیادی اردو المال نہیں ہیں بلکہ المال کی

تبدیل شدہ صورتیں ہیں دو معمولوں کو بھی قبول کرتے ہیں -

آتا ہے مجھے کو کھانا کھلایا

بچہ کھلایا گیا

کھانا کھلایا گیا

اور دو ظاہر بھی قبول کرتے ہیں جن میں سے ایک اجنبیت کی حد تک

رکھتا ہے۔

مان لے آتا ہے بچہ کو کھانا کھلوانا

اردو میں ایک گروہ اسے المال کا ہے جو صرف تبدیلیوں کے ذریعہ لازم سے معدی

بٹائیے جاتے ہیں ان المال کو بنیادی المال سمجھا جائے یا نہیں خاصہ بچہ طالب ہو

سکتا ہے۔ صورتاً مگر اعتبار سے یہ المال بنیادی المال میں نہیں آتے اس لیے کہ یہ

لازم سے معدی بٹائیے گئے ہیں

نہانا سے نہلانا

چلنا سے چلانا

ہنسنا سے ہنسنا

روتا سے روتا

محو، عل کے اعتبار سے یہ طاف عل اور محمول کے صوی واسطہ تعلق

کو ظاہر کرتے ہیں اور صوی لاطون سے مہجول بتائے جاتے ہیں۔

آتا ہے مجھے کو تھلایا

بچہ تھلایا کیا

ڈرائو نے گاڑی چلائی

گاڑی چلائی گئی

تم نے مجھے ہنسایا

میں ہنسائی گئی

معائناتی طور پر یہ *causatives* ہیں ۔

گاڑی چلتی ہے

میں ہنساتی ہوں

ڈرائو ڈوبھہ بتاتا ہے گاڑی چلتے گا۔ " تم " ڈوبھہ بتاتے ہوئے ہنساتے گا۔ اسی طرح

اندرونی ساخت میں پھر یہ لازم الحال کی بنیاد پر شکل اختیار کر لیتے ہیں ۔

ماں نے آتا ہے بچہ کو تھلوا یا

آتا ہے بچہ کو تھلایا

طاف ۔ عل

بچہ تھلایا

دوسری طرف ثالثی الحال اور متعدی الحال میں بھی بظاہر اس طرح کا تعلق

ظہر آتا ہے۔

عکسی طور پر ۔

ملتا سے ملاتا

لدا سے لدا

کھا سے کھا

سلا سے سلا

انہیں نحوی طور پر بھی عامل عمل اور مفعول کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔

لاکے نے نوکر ملائی

نوکر نے سلطان لدا

کمان نے کھنکھ کا

لاکے نے قند، من

لیکن یہ اعمال معنائی طور پر *Causatives* نہیں ہیں

+ مالک نے نوکر سے سلطان لدا

نوکر نے سلطان لدا

— سلطان لدا

کیونکہ آخری جملہ خود اندرونی ساخت کا جملہ نہیں ہے کیونکہ اس میں

عامل کا لازمی تعلق نہیں ہے۔ یہ *minus* جملہ ہے جس میں

ظاہر نظر آنے والا عامل در حقیقت مفعول ہے اور فعل نے *minus* رنگ اور

مجهولی معنی اختیار کر لئے ہیں۔ اندرونی ساخت میں بھی یہ متعدی اعمال

عامل عمل اور مفعولی کا عین تعلق ہی ظاہر کرتے ہیں۔ کسی دوسرے عامل کے لئے

*causative* نہیں فراہم کرتے۔

اردو اعمال کا صحیح نحوی فعل سمجھنے کے ان کا صرف رنگ ہی جائز

ملاحظہ کرنی نہیں ہوگا۔ کیونکہ رنگ اعتبار سے بہت سے ایسے اعمال بنیادہ معلوم

ہوتے ہیں جو در حقیقت عامل کے اعتبار سے بنیادہ نہیں ہوتے۔ مثلاً صوف سے

پکوان لگنے والے یہ دو اعمال

آدی ہنسا

آدی لدا

فل کے اعتبار سے یکساں نہیں ہیں - پہلے کا فعلی فل فل کا  
اور دوسرے کا فل معمول کا -

اس کے لیے فل کی نحو معانی فل کو سمجھنا پانگ اور بنادہ اعمال  
کا فعلین گنا ہوگا <sup>نہیں</sup> <sup>plus</sup> اور <sup>minus</sup> فل کو سمجھنا ہوگا - اس طرح کے  
فل کو سمجھ لینے سے چلے گئے ان سبوں کا سمجھنا آسان ہو جائے گا جن میں  
فل کی بہت معمولی سے تبدیلی طرح طرح کی ترکیبوں کی ضرورت یا حذف کے  
امکان پیدا کر لی جاتی ہے۔

مالک نے نوکر سے گاڑی پر سامان لدا یا

مالک نے نوکر سے سامان لدا یا

نوکر نے سامان لدا

سامان لدا

اس میں صرف گاڑی پر اسی ترکیب ہے جو فعلی تبدیلی سے لیا متعلق ہے۔

وہ چلے کی بناوٹ صرف فعلی ترکیب کی تبدیلی سے مختلف ہوئی جاتی ہے -

مالک نے باہن سے صندوق بنوا یا

باہن نے صندوق بنایا

صندوق بنا

فل یا اجود معمول فل

ان اعمال کی تبدیلیوں کے لحاظ سے مضمین کر لینے کے بعد کی معمولی اور کئی ذاتی

ترکیبوں کی ضرورت اور فل "کو" - "نے اور سے" والی ترکیب کے "فعلی معمولی اور آئی"

فل کو سمجھ لینا بھی آسان ہو جائیگا۔

صرف چھوٹی تبدیلیوں کے اعتبار سے اردو اعمال کو چار خانوں میں تقسیم

کہا جا سکتا ہے۔

معدی ۔ دیکھا = دیکھنا ۔ دکھانا = دکھانا + دکھاوانا

لدنا = لانا + لدانا + لدوانا

لیکن تمام افعال بہ چاروں تبدیلیاں قبول نہیں کرتے ۔

معدی ۴

( مکرر ) کرتے کے معنی میں ۔ دینا = دلا + دلانا + دلوانا

دینا = دلا + دلانا + دلوانا

پڑھنا = پڑھانا + پڑھانا + پڑھوانا

سمجھنا = سمجھانا + سمجھانا + سمجھوانا

معدی افعال کے بنتے والے ۔ + افعال میں پہلے خانے کے + افعال ایک ظاف اور

دو معمول لیتے ہیں ۔

پڑھانا ۔ میں نے دم کو کتاب پڑھائی

کتاب پڑھائی گئی

دم پڑھائے گئے

سمجھانا ۔ استاد نے لاکون کو باہ سمجھائی

باہ سمجھائی گئی

لاکے سمجھائے گئے

استاد نے لاکون کو سمجھایا

لاکے سمجھائے گئے ۔

جو خانے کے افعال دو معمول لیتے ہیں مہم میں ان کے پہلے + خانے کے افعال

دوسرے + خانے کے افعال کے مبادل ہوتے ہیں ۔ یعنی دونوں دو معمول اور دو

ظاف لیتے ہیں ۔

لاکے نے گائے کو دلی دے

مالک نے / لاکے سے / گائے کو / دلی / دلی



ملکہ نے / لاکے سے / گائے کو / دہلی / دہلی

• لازم اور متعدی افعال •

- کرنا = کرنا + کرنا + کروانا  
 - افعلا = افعلا + افعلا + افعوا  
 - پھٹنا = پھٹنا + پھٹنا + پھٹانا

۱۔ گروہ کے افعال میں جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ پہلے خانے کے  
 فعل بنیادی، متعدی، فعل ۲ نحو، عمل کوئے ہیں لیکن تبدیلیوں کے دوران  
 معائناتی طور پر یہ سبب فعل ثابت ہوئے ہیں۔ ان کا بنیادی فعل لازم اپنے  
 فعل سے غائب اور عمل کا تعلق رکھتا ہے۔

لاکے نے لاکے کو کرا یا

لاکے کو

لاکے نے لاکے کو افعلا

لاکے افعی

اس گروہ کے پہلے خانے کے افعال کے عمل کو سمجھنا خاصہ مشکل بھی ہے۔  
 کیونکہ لازم افعال سے جان چڑوں کے ساتھ پہلی شہوم بھی رکھتے ہیں اگر اس شہوم  
 کو بنیاد بنایا جائے تو ان خانوں کو اسے رکھنا پڑے گا۔

= افعلا

+ افعوا = افعلا

= کرنا

+ کروانا = کرنا

مردور نے چہرہ اٹھایا  
چہرہ اٹھایا  
چہرہ اٹھایا کہا

لڑکے نے کتاب گرائی  
کتاب گری  
کتاب گرائی گئی

اس کے ہر خلاف پڑھنا اور پڑھانا

لڑکے نے کتاب پڑھی  
استاد نے لڑکے کو کتاب پڑھائی  
کتاب پڑھی گئی  
کتاب پڑھائی گئی  
لڑکا پڑھایا کہا

پڑھانا کیونکہ پہلے خانے کا + فعل ہے اس لئے اس نے دو معمول قبول کیے  
کچھ افعال <sup>minus</sup> اسے دین جو بعض ظاہر میں مجرد دہتے ہیں مثلاً ملنا

ہائے جانے کے شہوم میں	دھلی ملی
نکلا ہائے جانے کے شہوم میں	وہ جاہل نکلا
مجھے دھلی ملی	وہ جاہل نکلا
میں نے دھلی پائی	میں نے اس کو جاہل پایا
دھلی پائی گئی	وہ جاہل پایا کہا

• زمانہ •

زبان کے لغوی عناصر میں فعل عمل سے مترادف ہے۔ عمل کیونکہ خود زبان سے شروط ہوتا ہے۔ اس لیے فعل کا ابتدائی شہوم بھی اپنے اندر زمانے کی کیفیت

لئے ہوئے ہوتا ہے۔ زمانہ خاص جہت ہے۔ اس کا عمل اتنی بھی ہے اور عود ہی۔  
 فعل بھی مجموعی اور آگاہی طور پر ایک وسیع کنوس میں زمانہ کے اس عمل کو ضم کرنا  
 کرنا ہے۔ لیکن ہر زبان میں انعکاس کا یہ عمل مختلف اور متعلقہ ہوتا ہے۔ کسی زبان  
 میں مجرد فعل اپنے اندر عودیت یا اقلیت لے کر ہوئے ہوتا ہے۔ کسی زبان میں یہ ظاہر  
 دوسرے عناصر کی جگہ پر وہ لغوی ہون یا لغوی عودیت اور حد سے ظاہر کیے جاتے  
 ہیں۔ اردو فعل مجردانہ طور پر اپنے اندر کسی خاص جہت کی کیفیت لے کر ہوئے نہیں  
 ہوتا۔ جہولیتہ <sup>سوائے</sup> کے تمام <sup>کثرت</sup> کردان کی تبدیلیوں اور لغوی اور لغوی عناصر کے  
 حذف و اضافے سے ظاہر کی جاتی ہیں۔

اردو فعل زمانے کے ساتھ کو بنیادہ طور پر دو طورہ تقسیم کرتا ہے۔

۱۔ گذشتہ حال - اور مستقبل

۲۔ یہ کہ ایک کام جو مکمل ہو گیا

دوسرے نا مکمل یا نا تمام دوسرے ہوئے کا امکان

اگر ان دونوں قسموں کی *diectic qualities* ایک دوسرے سے متبادل ہیں

مجھنی جاتی ہیں۔ کیونکہ عروقی طور پر جو کام کو چکا ہے گذشتہ یا طبعی ہو جاتا

ہے۔ جو ناتمام ہوتا ہے وہ موجودہ زمانے تک آتا ہے اور امکان مستقبل میں صورت پزیر

ہوتا ہے لیکن وسیع تر استعمالاً اردو کے <sup>میں پوزیشن</sup> *Copula* سے ظاہر کی جاتی ہے۔

(اردو کے *Copula* لغوی معنی میں فعل نہیں ہیں وہ صرف اور صرف ربط کے

اشارے ہیں اور خالص لغوی عناصر ہیں) اور دوسری تقسیم فعل کی صرفو مجموعی

تبدیلیوں سے -

”کردان“

مثلاً مصدر ”نا“ مطرف ہوئے کے بعد اردو فعل کی بنیادی صورت باقی رہ

جاتی ہے۔ مادہ کرنا کر جا/نا جا اس میں اضافہ ناتمامہ اور امکان ظاہر کرنے

والے میں اشارے شامل کیے جاتے ہیں۔

کھا/تا	ہا/تا	ہی/تا
کھا/ہا	کھا/تا	کھا/ہی
ہا/ہا	ہا/دا	ہا/ہی
ہی/ہا	ہی/دا	ہی/ہی

یہ اردو فعل کی گروائی ہوئی بنیاد، تین صورتیں ہیں ان میں سے تمام ک

بنیاد، صیغہ سادہ، ماضی کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

گڑا کا بنیادی صیغہ <sup>صرف</sup> ماضی قدم اردو میں بدو کسی اشارے کے عموماً حال

کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا تھا (مثلاً "گڑا کدھا میں اس کی خالین طبعی ہیں)

لیکن اب یہ جملوں میں اس طرح استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ نئی کے جملوں میں اب

بھی ہوتا ہے۔

وہ کوئی کام نہیں کرتا

وہ اب وہاں نہیں جاتا

"کئے" کا بنیادی صیغہ بھی اب <sup>بجڑ</sup> ماضی کے اظہار کے لئے استعمال

نہیں ہوتا۔ حالانکہ قدم اردو میں اس طرح کے اصطلاح کی ہے بشرط خالین طبعی ہیں۔

ان تین بنیادی صیغوں اور *Copulas* سے ملکر اردو کے باقی تمام صیغہ

پڑتے ہیں۔

*Copula* بمعنی وقت کے اشارے

ماضی	حال	مستقبل
تھا	ہے	کا ہوگا

کی ہوگی	ہیں	دہی	
کے ہوگے	ہو - ہوں	دھے	
مستقبل	حال	ماضی	
کہا ہوگا	کہا ہے	کہا تھا	تمام
کرتا ہوگا	کرتا ہے	کرتا تھا	وہ تمام
کرے گا	کرے ہے	کرے تھا	امکان

شکل طوط پر اردو کئے بنیادی صیغوں میں دو صیغے اور شامل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک میں طالب تمام و تاد نام اور *Copula* "ہو" سے ملکر بنتے ہیں

کرتا ہو                      کیا ہو

معنوی طور پر یہ احتمال کو ظاہر کرتے ہیں لیکن نسوی طور پر بنیادی جملوں کے رد کیلئے یہیں کہیں کوئی نہ کسی دوسرے جملے کے مفہوم کی توسیع کرتے کے لئے آتے ہیں -

اور وہ فعل کے قریب تمام صلیبے بنادی اور لبر بنادی جس اور دعدہ

کے لحاظ سے یہ بیان قبول کرتے ہیں ۔

تو کب فطری تو اکب •

لہذا جملے میں فعلی مرکب ایک فعل پر بھی بنی ہو سکتی ہے اور اس میں  
 کی اتصال بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ اتصال کی حالتوں سے فعلی مرکب کے اندر  
 بنو کر رہتے ہیں۔

عکس بجوی اور معلوی طور پر اس طرح کی ترکیب کو دو قسموں میں قسم

٢٥ ٢٦ ٢٧ ٢٨

۱۔ وہ مرکب فعلی تراکیب جو معنوی طور پر اسے دو یا زیادہ افعال پر مشتمل  
 ہوئی ہیں جو کبھی متصل ہونے والے اور کبھی قدم و تاخیر سے ہونے والے کاموں  
 کو بتاتے ہیں ۔

الف	کھا کر سونا
ب	کہتے کہتے سونا
ج	کہتا ہوا بھاگا
د	دیتا دیتا رہا

اس طرح کی تراکیب در حقیقت اندرونی ساخت میں دو جملوں پر مشتمل  
 ہوتی ہیں ۔

کھاتا اور سونا  
 کہتا تھا اور سونا  
 کہہ رہا تھا اور بھاگا  
 دیتا رہا اور دیتا رہا

اور یہ تراکیب غیر لغوی عناصر کی مدد سے تبدیلیوں کے ذریعہ اوپر سطح  
 میں اس صورت کو قبول کر لیتے ہیں  
 مدد سے تبدیلیاں اور حذف

کھاتا	سونا
کھا	سونا
کھا کر	سونا
کھا کر	سونا
کھا کر	سونا

اندرونی ساخت کی طرف سے اوپر سطح کی طرف آتے تبدیلیوں کو قبول کرنے کے لئے

اعتبار ہے یہ جن طرح کے ہو سکتے ہیں

الف - وہ جن میں صرف کچھ متاقل عناصر کا حذف ہوتا ہے

دیتا لیتا رہا

ب جن میں کڑ یا گئے کا اضافہ ہوتا ہے

کہا یا اور سوا

کہا سوا

کہا کر سوا

ج جن میں پہلا فعل حالہ تمام و ناقص میں بدل جاتا ہے

کہتا ہوا سوا

کہتے ہوئے سوا

ناچتے ہوئے دیکھا

دوڑتا ہوا دیکھا

دوڑا ہوا آگ

دوڑا آگ

۲۔ فعلی ترکیب کے اصلی فعل کے مہموم میں کوئی نیا وصل پیدا کرنے کے لئے

گوئی اور فعل متاقل ہوتا ہے۔

دکھا دکھا میں جبر و شدہ

پار ڈالنا

کر ڈالنا

جا بڑنا

اس طرح کے مرکب کو مرکب فعلی مرکب کی جگہ صرف مرکب فعل کہنا بہتر ہوگا کیونکہ اس میں جملہ کا اصول فعل صرف ایک ہوتا ہے باقی افعال اس فعل کے مضموم کو وسیع حدود شدت کرتے ہیں یا خالصہ یا ابتدائے کا اعلان کرتے ہیں یا جاری رہنے کی اطلاع دیتے ہیں لیکن عودی سمیت میں زمانے کی جہت کو نہیں بتاتے البتہ کام کو زمانے کے لحاظ سے اعلیٰ طور پر وسیع دیتے ہیں ۔

کرنے لگا

کرنا پڑا

اردو میں صادر افعال کے ساتھ معروف اور مجہول دونوں ساختوں میں آتے ہیں عام طور پر مجہولیت بعد، عودی تراکیب سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ معروف جملوں میں وہ ابتدائے بتاتے والے مرکب بتاتے ہیں ۔

لہنے دو

لہنے پاتا

بعد فعلی تراکیب کو مرکب افعال کہنے کا رواج ہوگا یہ فعلی تراکیب نہ دو مرکب فعلی تراکیب کی کسوی پر ہی پوری اتوری ہیں اور نہ مرکب افعال کی معافی صوری اور نحوی طور پر یہ معمولی فعلی تراکیب ہیں یہ دو طرح کی ہیں ۔

الف - ایسے افعال جو صورت میں کسی اسم یا صفت اور فعل سے مرکب معلوم ہوتے ہیں ۔

ب - عربی فارسی یا ہندی فعلی مادوں اور سادے افعال سے مرکب معلوم ہوتے ہیں ۔

الف - مڑانا مڑانا

ب - تھول کرنا

مجہولیت



اردو میں فعل کا جہولی استعمال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور جہولیت

کا وصف کئی طرح سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

۱۔ minus افعال سے

۲۔ فعل ہونا سے ملتے والی تقریباً تمام تراکیب اپنے اندر

جہولیت لئے ہوئے ہوتی ہیں

۳۔ فعل جانا سے کہہ جہولی تراکیب بتائی جاتی ہیں لیکن

ان کا استعمال کم سے کم ہوتا ہے۔

۴۔ فو و بعض فعلی تراکیب سے

## Bibliography

① The Philosophy of Language

J. J. Katz

② Meaning & the Structure of  
Language

Chafe